ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

مسلم عہد کی حقیقی منظر کشائی کے لئے مسلم مورخین کا رد عمل اور ان کی تصانیف

The Reaction of Muslim Historians and Their Writings to the True Picture of the Muslim Era

محمد زیب خان قاضی[1] ثناء کرن[2] گلالئی گل[3]

Abstract

The true picture of the Muslim era is that aspect of the scholarly efforts of Muslim historians that is based on the description, analysis and criticism of different periods of Islamic history. Muslim historians not only recorded the great achievements of the Islamic era but also clearly explained the causes of decline and internal problems. Their work is characterized by a spirit of objectivity and reform, which also reflects their religious and intellectual background. Historians of the Islamic era gave special importance to the political developments, military conquests, scientific and social developments of the Islamic states in their writings. From the Rightly Guided Caliphate to the Abbasid Caliphate and later periods, these historians highlighted both the successes and challenges of the Islamic world. Their writings present the greatness of Islamic civilization as an example, in which justice, equality and knowledge prevailed. Historians highlighted the role of knowledge, wisdom, and intellectual freedom in the formation of Islamic society and compared Islamic civilization with other civilizations of the world. Historians like Ibn Ishaq described the early history of Islam in detail in his book Seerat al-Nabi, which explained the life of the Prophet Muhammad (peace be upon him) and Islamic teachings. Tabari's Tarikh al-Rasul wa'l-Muluk is a comprehensive history, covering the conditions from the early period of the Islamic world to the Abbasid era. These historians organized the continuity of Islamic history in a systematic way, which helps in understanding the political and social structure of the Muslim world. Ibn Khaldun's work is considered a revolutionary achievement in historiography, in which he presented in-depth analyses of human society, the rise and fall of civilizations, and political and social factors. In his writing, history was presented not simply as a narrative of events, but as a social and economic science. Historians such as Yaqubi and Masoudi presented Islamic civilization in a global context in their books, where they highlighted the relations and cultural exchanges of the Islamic world with non-Muslim nations. Masoudi's Muruj al-Dhahab and Ibn Athir's Al-Kamil fi al-Tarikh presented a comprehensive picture of the Islamic world, including the

[1] پی ایچ ڈی۔ قرطبہ یونیورسٹی پشاور۔ عربک ٹیچر گورنمنٹ مڈل سکول بائیکوٹ (صوابی)

[2] ایم فل سکالر، ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ۔ وائس پرنسپل بیت العلم سکول سسٹم ایبٹ آباد

[3] پی ایچ ڈی۔ جامعہ پشاور۔ وزٹنگ لیکچرار جامعہ پشاور

historical conditions of different regions, the policies of rulers, and aspects of public life. The writings of these historians explain the causes of the golden periods of Islamic civilization as well as the declining periods. They also explain how internal disputes, administrative weaknesses, and external invasions led to the decline of the Muslim world. In their writings, Muslim historians not only preserved the achievements of the past but also emphasized the importance of reforms and strategies for the future. Their works help to deeply understand every aspect of Islamic history, be it the achievements of the political system of the Caliphate or the scientific and academic developments. Their work is an important source not only for Muslims, but for historians around the world. The writings of Muslim historians also teach us that history is not just a narrative of the past, but a means of learning from it and charting the course for the future. Their writings presented Islamic history in a comprehensive and objective manner, inviting us to understand and reflect on the causes of its rise and fall. This work is still used today as a guiding principle for understanding the greatness and weaknesses of Muslim civilization.

Keywords:*MuslimHistorians,Islamic,Achievements,Caliphate,Civilization,Prophet Muhammad, Seerat al-Nabi, Comprehensive, Principle*

مسلم عہد کی حقیقی منظر کشائی مسلم مؤرخین کی علمی کاوشوں کا وہ پہلو ہے جو اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار کی تفصیل، تجزیے اور تنقید پر مبنی ہے۔ مسلم مؤرخین نے نہ صرف اسلامی عہد کے عظیم کارناموں کو قلمبند کیا بلکہ زوال کے اسباب اور اندرونی مسائل کو بھی واضح انداز میں بیان کیا۔ ان کے کام میں معروضیت اور اصلاح کی روح نمایاں ہے، جو ان کے مذہبی و فکری پس منظر کا عکس بھی پیش کرتی ہے۔ اسلامی عہد کے مؤرخین نے اپنی تصانیف میں اسلامی ریاستوں کی سیاسی ترقیات، عسکری فتوحات، علمی اور سماجی ترقیات کو خاص اہمیت دی۔ خلافتِ راشدہ سے لے کر عباسی خلافت اور بعد کے ادوار تک، ان مؤرخین نے اسلامی دنیا کی کامیابیوں اور چیلنجز دونوں کو اجاگر کیا۔ ان کی تحریریں اسلامی تہذیب کی عظمت کو ایک مثال کے طور پر پیش کرتی ہیں، جس میں انصاف، مساوات اور علم کی بالادستی تھی۔ مؤرخین نے اسلامی معاشرت کی تشکیل میں علم وحکمت اور فکری آزادی کے کردار کو نمایاں کیا اور اسلامی تمدن کو دنیا کی دیگر تہذیبوں کے ساتھ تقابل میں پیش کیا۔ ابن اسحاق جیسے مؤرخ نے اپنی کتاب سیرۃ النبی میں اسلام کی ابتدائی تاریخ کو تفصیل سے بیان کیا، جس میں پیغمبر اسلام ﷺ کی زندگی اور اسلامی تعلیمات کو واضح کیا گیا۔ طبری کی تاریخ الرسل والملوک ایک جامع تاریخ ہے، جو اسلامی دنیا کے ابتدائی دور سے لے کر عباسی عہد تک کے حالات پر محیط ہے۔ ان مؤرخین نے اسلامی تاریخ کے تسلسل کو ایک منظم انداز میں مرتب کیا، جس سے مسلم دنیا کی سیاسی اور سماجی ساخت کی تفہیم میں مدد ملتی ہے۔ ابن خلدون کی مقدمہ کو تاریخ نویسی کا ایک انقلابی کارنامہ سمجھا جاتا ہے، جس میں انہوں نے انسانی معاشرت، تہذیبوں کے عروج و زوال، اور سیاسی و سماجی عوامل پر گہرے تجزیے پیش کیے۔ ان کی تحریر میں تاریخ کو محض واقعات کا بیان نہیں، بلکہ ایک سماجی اور معاشی سائنس کے طور پر پیش کیا گیا۔ یعقوبی اور مسعودی جیسے مؤرخین نے اپنی کتب میں اسلامی تہذیب کو عالمی سیاق میں بیان کیا، جہاں انہوں نے اسلامی دنیا کے غیر مسلم اقوام سے تعلقات اور تہذیبی تبادلے پر روشنی ڈالی۔

مسعودی کی مروج الذھب اور ابن اثیر کی الکامل فی التاریخ نے اسلامی دنیا کی وسیع تصویر پیش کی، جس میں مختلف خطوں کے تاریخی حالات، حکمرانوں کی پالیسیز، اور عوامی زندگی کے پہلو شامل ہیں۔ ان مؤرخین کی تحریریں اسلامی تہذیب کے سنہری ادوار کے ساتھ ساتھ زوال

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

پذیر ادوار کے اسباب کی وضاحت بھی کرتی ہیں۔وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ کس طرح داخلی اختلافات، انتظامی کمزوریاں، اور بیرونی حملے مسلم دنیا کے زوال کا سبب بنے۔ مسلم مؤرخین نے اپنی تحریروں میں نہ صرف ماضی کے کارناموں کو محفوظ کیا بلکہ مستقبل کے لیے اصلاحات اور حکمت عملیوں کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ ان کی تصانیف اسلامی تاریخ کے ہر پہلو کو گہرائی سے سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہیں، چاہے وہ خلافت کے سیاسی نظام کی کامیابیاں ہوں یا پھر علمی و سائنسی ترقیات۔ ان کا کام صرف مسلمانوں کے لیے ہی نہیں، بلکہ دنیا بھر کے مورخین کے لیے ایک اہم ذریعہ ہے۔ مسلم مؤرخین کی تحریریں ہمیں یہ بھی سکھاتی ہیں کہ تاریخ صرف ماضی کا بیان نہیں بلکہ اس سے سبق حاصل کرنے اور مستقبل کی راہ متعین کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ ان کی تصانیف نے اسلامی تاریخ کو ایک جامع اور معروضی انداز میں پیش کیا، جس میں عروج وزوال کے اسباب کو سمجھنے اور ان پر غور کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ یہ کام آج بھی مسلم تہذیب کی عظمت اور کمزوریوں کو سمجھنے کے لیے ایک رہنما اصول کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

برصغیر میں عیسائی مشنریاں اور استعماریت پسند ہندوستان اور مسلمانوں پر بڑی آب و تاب سے عادی ہونا چاہتے تھے، اس کے لئے انہوں نے کھل کر مسلمانوں کے خلاف اپنا ادبی لٹریچر پیش کیا جس میں انہوں اسلام اور تاریخ اسلام خصوصی طور پر برصغیر میں مسلمانوں کی حکومتوں اور ان کے طرز عمل کے بارے میں کتب تحریر کی، کانفرنسیں ، اور اجتماعی اجلاسوں کا کھل کر اہتمام کیا اس کے علاوہ وہ طبی کیمپ بھی اس غرض سے لگاتے رہے کہ کیسے عام اور سادہ لوگوں کو اسلام سے متنظر کیا جائے اور انگریزوں کی حمایت حاصل کی جائے۔ ان کی اس غیر معتبرانہ ، غیر منصفانہ اور ہوس ولالچ سے بھرپور سعی کے خلاف مسلمانوں نے بھی اسلام کی انفرادیت، اجتماعیت، انسانیت، عقلیت کی خصوصیات، تاریخ اسلام اور برصغیر میں اسلام کے ورود و قبول کے بارے میں کتب تحریر کیں، عصر حاضر میں برصغیر پاک وہند کے مورخین نے اسلام اور برصغیر میں مسلم عہد کے بارے میں حقیقی منظر کشائی کی۔ حقیقتاً یہ منظر کشائی انہوں نے انصاف کے معیار کو قائم رکھنے کے لئے کی ہے کہ کہ اصل حقیقت کیا ہے اور معترضین نے اصل شناخت کو ملانے کے لئے کن کن ہتھ کنڈوں کو استعمال کیا ہے۔

مسلم مورخین کی تاریخ نویسی: روایات اور حقیقت

مسلم مورخین نے تاریخ نویسی کا آغاز اسلامی ریاست کے ابتدائی ایام سے ہی کیا۔ ان کی تاریخ نویسی کا مقصد محض واقعات کا ذکر کرنا نہیں تھا بلکہ ان واقعات کی اسلامی زاویے سے تفصیل بیان کرنا تھا۔ ان مورخین نے ایک طرف اسلامی معاشرتی اور سیاسی اصولوں کی وضاحت کی تو دوسری طرف ان تاریخی واقعات کا تجزیہ بھی کیا جنہوں نے مسلمانوں کی حکمرانی کو متاثر کیا۔ ان مورخین کی تحریریں عموماً زیادہ دینی اور ثقافتی تاثر رکھتی ہیں، جن میں اسلامی تہذیب کی ترویج اور مسلمانوں کی حکمت عملی پر زور دیا گیا ہے۔ مسلم مورخین نے تاریخ کو روایت کے طور پر بیان کیا اور اسلامی اصولوں پر فوکس کیا۔ وہ تاریخ کو دینی اصولوں، خلفاء کی سیرت اور اہم جنگوں کے گرد گھومتے ہوئے بیان کرتے تھے۔ بعض مسلم مورخین نے غیر جانبدارانہ تاریخ نویسی کی کوشش بھی کی تاکہ حقیقت کو واضح طور پر بیان کیا جاسکے۔

ہندوستان میں مسلم مورخین کا ردعمل

ہندوستان میں مسلم مورخین نے ایک الگ نوعیت کی تاریخ نویسی اپنائی۔ جب مسلمانوں نے ہندوستان میں حکومت کی تو ان کی تاریخ نویسی کا مقصد اپنے سیاسی اقتدار کو جائز بنانا اور اسے مستحکم کرنا تھا۔ ہندوستان میں مسلم مورخین کی تاریخ میں برصغیر کی سیاسی حقیقتوں کو بیان کیا گیا اور ہندو مسلم تعلقات پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ ہندوستانی مسلم مورخین نے اپنے مورخانہ ردعمل میں اسلامی تہذیب کی ترویج، ہندو مسلم تعلقات کی وضاحت اور

مسلمانوں کی حکمرانی کو استحکام دینے کی کوشش کی۔اس کے تحت کتابوں میں "تاریخ فردوسی"، "تاریخ یعقوبی" اور "تاریخ طبری" جیسے اہم تاریخی متون کو تسلیم کیا گیا، جن میں ہندوستان میں مسلمانوں کی حکمرانی کی وضاحت کی گئی۔

مسلم عہد کی تاریخ میں اہم تصانیف

مسلم عہد کی تاریخ میں بہت سی اہم تصانیف کی گئیں جو نہ صرف اسلامی تاریخ بلکہ ہندوستان کی تاریخ پر بھی اثر انداز ہوئیں۔ان میں اہم کتابیں اور تصانیف شامل ہیں جو مسلمانوں کی حکمرانی، معیشت، ثقافت اور تمدن کو دستاویزی شکل دیتی ہیں۔

تاریخ طبری : یہ کتاب اسلامی تاریخ کا ایک اہم ترین ماخذ سمجھی جاتی ہے جو مسلمانوں کے ابتدائی دور کے اہم واقعات کو بیان کرتی ہے۔

تاریخ یعقوبی : یہ کتاب اسلامی دنیا کی جغرافیائی، ثقافتی اور سیاسی تاریخ کی عکاسی کرتی ہے۔

المسعودی : اس کتاب میں اسلامی ریاست کی ابتدائی تاریخ، فتوحات اور اسلامی معاشرت کے بارے میں تفصیلات فراہم کی گئی ہیں۔

- ان کتابوں نے ہندوستان میں مسلمان حکمرانوں کی پالیسیوں، حکمرانی کے اصولوں اور فوجی تنظیموں کی تفصیل بیان کی۔

مسلم مورخین کا تصنیفی نظریہ: برصغیر میں اثرات

مسلم مورخین کا تصنیفی نظریہ برصغیر کی تاریخ پر گہرا اثر مرتب کرتا ہے۔ یہ مورخین مسلمانوں کی ثقافت، معاشرتی نظام اور حکومتی ڈھانچے کو اہمیت دیتے ہیں اور ان کے سیاسی خیالات کو اہمیت دیتے ہیں۔ان کی تصانیف برصغیر کی تاریخ کو اسلامی تناظر میں پیش کرنے کی کوشش کرتی ہیں، جس میں مسلمانوں کی حکمرانی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا جاتا ہے۔مسلم مورخین نے برصغیر کی قدیم تاریخ کو اسلامی تناظر میں پیش کیا اور مغل سلطنت کی ترقی، سلطانوں کے کردار اور ان کی فوجی پالیسیوں پر روشنی ڈالی۔ ان کی تصانیف نے نہ صرف برصغیر کی تاریخ کی تشکیل کی بلکہ ان کے اثرات کو مختلف مغربی اور مقامی مورخین نے بھی تسلیم کیا۔

مسلم مورخین کا ہندوستانی تاریخ پر اثر

مسلم مورخین نے ہندوستان کی تاریخ میں ایک نیا زاویہ شامل کیا۔ ان کے تجزیے اور تاریخ نویسی نے نہ صرف مسلمانوں کے لیے ایک مستند تاریخ فراہم کی بلکہ ہندوستان کی مجموعی تاریخ کو بھی ایک نیا شعور دیا۔ ان مورخین نے مسلمانوں کی حکمرانی کے مختلف پہلوؤں کو سامنے لایا اور برصغیر کی تاریخ کو ایک نیا سیاق دیا۔ مسلم مورخین نے ہندوستان میں مسلمانوں کی حکمرانی، ثقافت اور مذہبی روایات کو اہمیت دی اور ہندوستانی تاریخ میں ان کے کردار کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا۔ مسلم مورخین کی تصانیف نے ہندوستان کے مختلف ادوار کو جدید سیاسی، معاشرتی اور ثقافتی زاویوں سے دیکھا اور ان کی تاریخ کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دی۔

مسلم عہد کی حقیقی منظر کشائی کے لئے مسلم مورخین کا ردعمل اور ان کی تصانیف کا مناہج واسلوب

برصغیر کے مسلم عہد کے بارے میں مورخین پاک وہند نے یہاں کے کلام اور یہاں کے رہن سہن کے بارے میں مختلف کتب تحریر کہیں جن اسلوب و مناہج اور ان کے بارے میں تفصیلات کا ذکر درج ذیل سطور میں ملاحظہ ہو۔

- **علامہ فضل حق خیر آبادی / الثورۃ الھندیۃ**

علامہ فضل حق خیر آبادی ان نابغہ روزگار شخصیات میں سے ہیں جنہوں نے انگریزوں کے جبر واستبداد کا سامنا کیا اور مسلمانوں کی علمی خدمات کرنے سے ذرا برابر بھی پیچھے نہ ہٹے۔ خدمت خلق کو اپنا فرض اولین سمجھا، اس رسالہ کا اصل نام الثورۃ الھندیہ قصائد فتۃ الہند ہے۔ جس کو بعد میں باقی ہندوستان انگریزوں کے مظالم کی لزرہ خیز واقعات جنگ آزادی نے ۱۸۵ کی خونیں داستان کے نام سے چھپی عربی سے اردو زبان میں اس کا

ترجمہ مولانا عبد الشاہد خاں شروانی نے کیا۔ اس میں انگریزوں کی تباہ کاریاں، قتل وغارت کن لوگوں کو قتل کیا گیا اور کن کو چھوڑا آ گیا زیادہ خواری کون کون کرتے رہے اور علوم وفنون ہندوستان کو انگریزوں نے کون کون سے نقصان پہنچائے۔ یہ رسالہ ہندوستان کی تاریخ پر ایک نادر الوجود اور انگریزوں کے ورود پر مصادر کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں مختلف شہیر خود ہی، رقم طراز ہیں کہ

میری یہ کتاب ایک دل شکستہ نقصان رسیدہ، حسرت کشیدہ اور مصیبت زدہ انسان کی کتاب ہے جو اب تھوڑی سی تکلیف کی بھی طاقت نہیں رکھتا، اپنے رب سے جس پر سب کچھ آسان ہے، مصیبت سے نجات کا امید وار ہے۔ جو ابتدائے عمر سے عیش وفراغت کی زندگی بسر کرنے کے باوجود اب محبوس دام ظلم اور تباہ شدہ ہے اور مقبول دعاؤں کے ذریعے خدا سے ازالہ کرب کا طالب ہے۔ وہ بڑی مشکلات میں مبتلا اور ترشر وظالموں کے ہاتھوں گرفتار ہے۔ ان ظالموں نے اسے اچھے لباس معرا کر کے غم وحزن کی وادیوں اور ایسے تنگ وتاریک قید خانوں میں ڈال دیا ہے جو سیاہ فتنوں کے مرکز ہیں۔"[4]

احمد ریاض الہدیٰ / سلاطین دہلی

یہ کتاب آسان پیرائے میں لکھی گئی ہے اس میں دیباچہ اور سولہ باب ترتیب دیے گئے ہیں ان میں پہلا باب دستاویزات، دوسرا باب عرب حملہ کے وقت ہندوستان کے حالات، تیسرا باب غزنویوں کا عروج، سلطان محمد کے حملے اس کردار اور حملوں کے اغراض ومقاصد، چوتھا باب غوریوں کا عروج، پانچواں باب خاندان غلاماں، چھٹا باپ شمس الدین التمش، ساتواں باب التمش کے جانشیں, آٹھواں باب سلطان غیاث الدین بلبن، نواں باب خاندان خلجی جلال الدین فیروز خلجی، دسواں باب سلطان علاؤ الدین خلجی گیارہواں باب خاندان تعلق بارہواں باب سلطان محمد شاہ تغلق، تیرھواں باب فیروز شاہ تغلق، چودھواں باب سید خاندان، پندرھواں باب خاندان لودھی، سولہواں باب سلطنت دہلی کا زوال پر مشتمل ہے۔ مسلم حکومتوں کی شان کو بیان کرتے ہوئے مصنف دیباچہ میں رقم طراز ہیں کہ "

سلاطین دہلی کا یہاں ہند میں حکومت کی باگ ڈور سنبھالنا ایک ارتقائی اور انقلابی عمل اور پھر انہوں نے عامیانہ انسانی خواہشات سے بالاتر ہو کر اس علاقے کا نظم ونسق سنبھالا اور یہاں کی رعایا کے دل جیت لئے۔"[5]

احمد ریاض الہدیٰ / سلاطین ہند کا نظم مملکت

اس کتاب کو دو حصوں کے تحت دس اور بیس ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حصہ اول باب اول فتح سندھ اور مسلم تنظیمی ڈھانچہ۔ باب دوم پاک وہند میں مسلمانوں کے تہذیبی وسیاسی کارنامے۔ باب سوم مقتدر، باب چہارم دور سلاطین میں نظام میں مالیات۔ باب پنجم دور سلاطین میں عدل وانصاف۔ باب ششم سلاطین دہلی کا فوجی نظام۔ باب ہشتم دور سلاطین میں علوم اور فنون۔ باب ہفتم سلاطین کے عہد کا فن تعمیر مصوری اور موسیقی، باب نہم معاشرتی واقتصادی حالات اور باب دہم سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات پر مشتمل ہے۔ کتاب کا دوسرا حصہ عہد مغلیہ پر ہے اور

[4] فضل الحق خیر آبادی، الثوریہ الہندیہ۔ باغی ہندوستان، ترجمہ: مولانا عبد الشاہد خان شروانی، لاہور: اردو بازار، علمی ورثہ، 2021ء ص:27

Fazl-ul-Haq Khairabadi, *Al-Thawriyyah al-Hindiyyah – Baaghi Hindustan*, translated by Maulana Abdul Shahid Khan Sherwani, Lahore: Urdu Bazaar, Ilmi Virsa, 2021, p. 27.

[5] احمد ریاض الہدیٰ، سلاطین دہلی لاہور: علمی کتاب خانہ اُردو بازار لاہور، 2016، ص266

Ahmed Riaz al-Huda, *Sultans of Delhi*, Lahore: Ilmi Kitab Khana, Urdu Bazaar Lahore, 2016, p. 266.

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

بیس ابواب ترتیب دیا گیا ہے ان میں پہلا باب بادشاہ، دوسرا باب وکیل سلطنت، تیسرا باب دیوان اعلیٰ چوتھا باب میر بخشی پانچواں باب صدر الصدور، چھٹا باب مغلوں کا نظام عدلیہ، ساتواں باب مغلوں کا فوجی نظام، آٹھواں باب مغلوں کا نظام مالیہ، نواں باب منصب داری نظام، دسواں باب مغلوں کا نظام تعلیم، گیارہواں باب مغلوں کا صوبائی نظام حکومت، بارہواں باب غیر مسلموں سے متعلق مغلوں کی مذہبی پالیسی، تیرہواں باب مغلیہ دور میں علم وادب کی ترقی، چودھواں باب مغلوں کا فن تعمیر پندرہواں باب مغلوں کا فن مصوری اور فن موسیقی سولیواں باب مغل دور کی شاعری، سترھواں باب مغلوں کے دور میں مقامی نظام حکومت اور رفاہ عامہ، آٹھارواں باب ایرانی کلچر کے مطالبہ تمدن پر اثرات، انیسواں باب مغلیہ دور میں فن خطاطی کی ترویج واشاعت اور بیسواں باب آئین دوسالہ پر مشتمل ہے۔[6]

احمد ریاض الھدی / مسلم سلطنت وہند کا زوال

اس کتاب میں ۱۳۴ جواب کو ترتیب دیا گیا ہے ان میں دستاویزات، مسلم وغیر مسلم مغل معاشرتی طبقات کا کردار اور تعلقات، اٹھارویں صدی میں مسلمانوں کے طبقات کی کرداری خصوصیات، اورنگزیب کے عہد میں طبقاتی کشمکش، جہاندار شاہ، فرخ سیر، نظام الملک، اٹھارویں صدی کی ابتدائی دور میں اصلاحات، رفیع الدرجات رفیع الدولہ محمد شاہ رنگیلا، نادر شاہ، احمد شاہ ابدالی، مغلیہ سلطنت کے زوال کے اسباب اور تخت کمیٹی کی جنگوں کے اثرات برطانوی حکومت کا قیام وتوسیع، خودمختار ریاستوں کا قیام بنگال، ایسٹ انڈیا کمپنی اور میر قاسم کے تعلقات، سلطان ٹیپو پیشواؤں، کا دور پنڈاری ریگولٹنگ ایکٹ 1774 اور ہیسٹینگز 1774، پٹس انڈیا بل 1784ء دوامی بندوبست، ولزلی، ولیم بنٹنک اور ملکی اصلاحات، ولیم بنٹنک اور ملکی اصلاحات، مسلم اقتدار کا معاشرتی انتشار، مغلیہ ہندوستان کے مسلمانوں کے اقتصادی حالات، اٹھارہویں صدی کا زرعی بحران۔ اٹھارویں صدی میں صوفی خانقاہیں، حضرت شاہ ولی اللہ کی تحریکیں، سید احمد شہید، فرائضی تحریک، الحاق پنجاب، الحاق اودھ اور جنگ آزدی شامل ہیں۔

امان اللہ کاظم / ٹیپو سلطان

یہ ماخذ ٹیپو سلطان کی زندگی سے متعلق ہے اس کتاب کو لکھتے وقت تحقیقی اصولوں کو نہیں اپنایا گیا کیونکہ فہرست، ابوب، فصول، عنوان مضامین، حوالہ، حواشی اور مصادر ومراجع کوئی بھی چیز اس میں دیکھنے کو نہیں ملتی۔

تاریخ برصغیر / علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی درسی کتاب ہے جس میں ایک سے لے کر اٹھارہ یونٹس کو ترتیب دیا گیا ہے۔ ان میں برصغیر مسلمانوں سے قبل برصغیر میں مسلم معاشرے کا قیام برصغیر میں مسلم معاشرے کا قیام 2 اور مسلم ریاست کا قیام 4-1، مغل حکومت کا قیام واستحکام 2-1 مغلوں کا انتظام سلطنت مغلوں کے دور عروج میں اہم مذہبی تحریکیں، مغلیہ عہد کے علوم وفنون، مغلیہ دور کا زوال، شاہ ولی اللہ اور ان کے بعد کی اہم تحریکوں کا تذکرہ، پرتگیزی، ولندیزی فرانسیسی اور ایسٹ انڈیا کمپنی جدوجہد آزادی پاکستان میں شامل علاقوں کے سیاسی وسماجی حالات جدوجہد آزادی کے اثرات شامل ہیں۔

تاریخ ہند عہد وسطیٰ غیر مطبوعہ ماخذ

---

[6] احمد ریاض الھدیٰ سلاطین ہند کا نظم مملکت، لاہور: علمی کتب خانہ اردو بازار، 2016، ص 267

Ahmed Riaz al-Huda, *Sultans of Delhi*, Lahore: Ilmi Kitab Khana, Urdu Bazaar Lahore, 2016, p. 267

یہ کتاب مقالات کا مجموعہ ہے جو کہ جنوبی ایشیائی علاقائی سیمنار ۲۲-۲۲ مارچ ۱۹۸۸ء کو ہوا اور اس میں مختلف تاریخی ماخذ کو پیش کیا گیا جو ابھی مطبوعہ شکل میں نہیں آئے اس کتاب میں ان کو سات حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ تاریخ ہند پر فارسی مخطوطات، دوسرا حصہ تاریخ ہند پر عربی مخلوفات، تیسرا حصہ تاریخ ہند پر اردو مخطوطات، چوتھا حصہ ہے جو ان کا اردو تاریخی ادب پانچواں حصہ فرامین، چھٹا حصہ برصغیر میں تاریخ ہند کے غیر مطبوعہ مخطوطات اور ساتواں حصہ انگریزی پر مشتمل ہے۔ حبیب الرحمن چغتائی حرف آغاز میں لکھتے ہیں کہ

"قرون وسطی کی تاریخی ہند پر خدا بخش کا تحریری نے جنوبی ایشیائی علاقائی سیمنار پٹنہ میں ۲۲-۲۶ مارچ ۱۹۸۸ منعقد کیا تھا۔ اس کا ایک خصوصی اجلاس نصابی کتابوں میں زہر سے متعلق تھا۔ جو مقالات اس میں پڑھے گئے وہ تاریخ کے ساتھ کھلواڑ کے عنوان سے شائع ہو چکے ہیں۔ عہد وسطیٰ کی تاریخ سے متعلق مخطوطات پر جو مقالات پیش ہوئے تھے وہ تاریخ ہند عہد وسطی: غیر مطبوعہ ماخذ کے عنوان سے نذر قارئین ہیں۔ ان میں بعض ان مضامین کا اضافہ بھی کر دیا گیا ہے جو اس موضوع سے متعلق ہیں۔ ان کی اشاعت میں اتنی تاخیر کیوں ہوئی اس کی توجیہ مشکل ہے۔ ہمیں یہ کتابت شدہ حالت میں دستیاب ہوئے۔ اس کی ترتیب و تدوین میں ہمارا کوئی ہاتھ نہیں اس کی تحقیق میں مزید وقت ضائع کرنے کے بجائے یہ مناسب معلوم ہو کہ یہ جلد از جلد منظر عام پر آجائیں، لہذا حاضر خدمت ہیں۔[7]"

ڈاکٹر سعود الحسن خان روہیلہ / جنگ آزادی ۱۹۵۷ء میں علامہ صوفیا کا کردار

یہ کتاب مختلف مضامین کا مجموعہ ہے جس میں جنگ آزادی میں علماء صوفیاء کے مختلف کردار کو مرتب و مدون کیا گیا ہے اس میں تقریباً ۹۵ مضامین ہیں ان میں ڈاکٹر سعود الحسن خان روہیلہ کا جنگ آزدی ۱۸۵۷ء کا مطالعہ کس طرح کیا جائے ؟، " جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں مولانا رحمت اللہ کیرانوی کا کردار اور جنگ آزادی ۱۸۵۷ء، اور درگاہ بغیہ شریف مراد آباد ڈاکٹر نور الحسن ہاشمی کا ضلع ہردوئی میں جنگ آزادی، مولانا یسین اختر مصباہی کا مولانا رضا علی خان بریلوی" سید انوار اشرف کا" مولانا علاؤ الدین اور ۱۸۵۷ء سید امتیاز الدین کا مولانا طرونیاں شاید حسین خان کا خونی جہاد ۱۸۵۷ء "ڈاکٹر کوثر مظہری کا شہید فرنگ حافظ محمد ضامن اور مونس مہجوراں "ڈاکٹر خواجہ لاری آزاد کا میرٹھ کمشنری میں ۱۸۵۷ء کی تحریک علماء کی دین "ڈاکٹر شمس الہدیٰ دریابادی کا جدوجہد آزادی اور علماء صادق آباد، تسلیم فاطمہ کا ۱۸۵۷ء میں میرٹھ کے اطراف کے مسلمانوں کا حصہ "محمد مستمر کا تحریک آزادی اور مسلمان معرکہ ۱۸۵۷ء شاملی و تھانہ بھون"، مولانا یسین اختر مصباحی کا انقلاب ۱۸۵۷ء میں علماء کا قائدانہ کردار" ڈاکٹر کوکب قدر کا ڈنکا شاہ مولوی احمد اللہ"، پروفیسر شین اختر کا" مرد مجاہد شیخ بھکاری ڈاکٹر حسن مثنیٰ کا شہید صحافت علامہ محمد باقر ڈاکٹر مظہیر احمد کا قدیم دہلی کالج اور ۱۸۵۷ء کا غدر ڈاکٹر سعود الحسن خان روہیلہ کا جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں علماء و صوفیا کا کردار، ڈاکٹر شعائر اللہ خان وجیہی کا ۱۸۵۷ء اور علمائے کرام پروفیسر اقتدار حسین صدیقی کا ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں علماء و مشائخ کا رول "ایم سلیم خان رامپوری کا شاہ ولی اللہ کی سیاسی بصیرت اور ۱۸۵۷ء، مولانا عبد الباری خان کاوش کا شاہ ولی اللہ اور ۱۸۵۷ء، مولانا محمد انور علی سہیل فرید کا علماء حق اور ۱۸۵۷ء" عامر مصطفی رضوی کا شہید اندومان اور ۱۸۵۷ء، پروفیسر نثار احمد فاروقی کا مولانا جعفر نیسری اور ۱۸۵۷ء" شاہ مسعود حسین نظامی کا خانقاہ نیازیہ اور ۱۸۵۷ء، ڈاکٹر سعود الحسن خان روہیلہ کا علما و رام پور اور ۱۸۵۷ء، ۱۰ ڈاکٹر ساجدہ شیر وانی کا" ۱۸۵۷ء میں علماء رامپور کا کردار کلب علی خان مہمند کا" مولوی خان بہادر خان شہید اور ۱۸۵۷ء مسعود احمد خاں کا مولانا ہی محمد خان افغانی اور ۱۸۵۷ء "ڈاکٹر محمد آصف حسین کا ۱۸۵۷ء اور علماء مراد آباد"،

[7] تاریخ عہد وسطیٰ غیر مطبوعہ ماخذ، خدا بخش اور نیشنل پبلک لائبریری پٹنہ مارچ، 1998

History of the Medieval Period," Unpublished Source, Khuda Bakhsh and National Public Library Patna, March 1998.

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

جاوید رشید عامر کا نواب مجو خان مراد آبادی اور ۸۵۷ اور سید نورالحسن قادری کا خاندان قادریہ اور ۱۸۵۷ء، افضال دالرحمن کا مولوی مظہر اللہ بچھرایوانی اور ۱۸۵۷ء، انجینئر محمد فرقان سنبھلی کا علماء مستجل اور ۱۸۵۷ء، مصباح احمد صدیقی کا علماء امرہہ اور ۱۸۵۷ء"، ڈاکٹر منصور احمد صدیقی کا علماء بجنور اور ۱۸۵۷ء، شاہ سید آباد جعفری کا" علماء شیش گڑھ اور ۱۸۵۷ء ڈاکٹر درخشاں تاجور کا بریلی کا مطیع بہادری اور ۱۸۵ء، مولوی سردار شاہ وجیہی کا خانقاہ احمد یہ اور ۱۸۵۷ء، مولانا جنید اکرم فاروقی کا علماء رجب پور اور ۱۸۵۷ء، تسلیم غوری کا علما بدایوں اور ۱۸۵۷ء"، ۱۸۵۷۳ء اور اطراف بدایوں کے علماء" اور "مولوی اشرف علی نفیس اور ۱۸۵۷، ۲۰، تسنیم حسن قادری کا مولوی فیض احمد بدہوئی اور ۱۸۵۷ء، حکیم ضی غم اللہ خان عتایتی کا علماء ہترہ اور ۱۸۵۷ء، عبد الاحد خان خلیل کا" علماء شاہ جہاں پور اور ۱۸۵۷، ڈاکٹر جاوید نسیمی کا ممولانا سرفراز علی اور ۱۸۵۷، حافظ سید عرفان علی عیگ کا "عبدالرحمن خان پیلی بھیتی اور ۱۸۵۷ء، پروفیسر اقبال حسین کا ۱۸۵۷ء کے مجاہدین آزادی، پروفیسر مسعود انور علی کا "مولانا عنایت کا کوروی اور ۱۸۵۷ء، مولانا میر احمد علی قتی اور سکیل فریدی کا مولانا میر احمد علی تھی اور ۱۸۵۷ء پرویز اشرفی کا مولوی احمد اللہ شاہ اور ۱۸۵۷ء، فضل الرزاق خان راشد کا" علماء ٹونک اور ۱۸۵۷ء صاحب اور عبد المعید خان کا کن ۱۸۵ء میں علماء ٹونک کا کردار ابن حسن خورشید کا شہیدان روایل کنند اور ۱۸۵، سعید ریاض کا ۱۸۵۷ء کے علماء کی شاعری، مولانا عطاء الرحمن قاسمی کا ممولانا محمد قاسم نانوتوی اور جہاد شاملی ۱۸۵۷ء ملا اکثر ذاکر حسین کا نیشنل آرکائیو دہلی میں ۱۸۵۷، کا ریکاڈ، مولانا امداد صابری کا مولوی گالزار علی امروہی" پروفیسر عبد القادر جعفری کا ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی اور مولوی لیاقت علی اللہ آبادی-سید زائر حسین کا علمی کا۔ آزادی کے حوالے مولانا فضل حق خیر آبادی" اور "ضیاء الدین اصلاحی ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی اور علمائے اعظم گڑھ بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔[8]

ڈاکٹر محمد اکرم خاور / بلوچستان میں مسلمانوں کی آمد

اس کتاب میں مختلف اولیاء و صوفیا، سیاست اور اسلامی تاریخ کے مختلف واقعات اور بادشاہوں کا ذکر کیا گیا ہے خصوصی طور پر سلسلہ چشتیاں کا زیادہ ذکر کیا ہے۔[9]

سید صباح الدین عبد الرحمن / بزم تیموریہ

یہ کتاب کا دیباچہ اول سید سلیمان ندوی نے تحریر فرمایا اور یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے پہلی جلد میں بابر، ہماہیوں اور اکبر کے حالات وواقعات کے بارے میں تفصیلا بیان کیا گیا ہے۔ دوسری جلد میں گذارش احوال، جہاں گیر، دربار جہاں گیر کے شعرا، اور دربار جہاں گیر کے علماء و فضلا، مورخین، ہندو و شعرا، امرا، فضلا، مورخین، خوش نویس کے بارے میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے اور تیسری جلد میں عالم گیر، مرتبین فتاوی عالم گیری، شعرا در ابھر اربند و فضلاء شعرا، فرخ سیرا، شاہ عالم بہادر شاہ، محمد شاہ، بہادر شاہ ظفر، شہزادے اور شہزادیاں کے بارے میں تفصلی بحث کی گئی ہے۔[10]

---

8 ڈاکٹر مسعود الحسن خان روہیلہ، جنگ آزادی 1857 میں علماء صوفیاء کرام کا کردار طیب پبلشرز، 2012، ج1، ص841

Dr. Masood al-Hassan Khan Rohila, *Jang-e-Azadi 1857 Mein Ulama Aur Sufiya-e-Kiram Ka Kirdar*, Taib Publishers, 2012, Vol. 1, p. 841.

9 ڈاکٹر محمد اکرم خاور، بلوچستان میں مسلمانوں کی آمد، لاہور، مکتبہ یوسفیہ، 2016، ص206

Dr. Muhammad Akram Khawar, *Balochistan Mein Musalmanon Ki Aamd*, Lahore: Maktabah Yousufiah, 2016, p. 206

10 سید صباح الدین عبد الرحمن، بزم تیموریہ، انڈیا، دارالمصنفین، اعظم گڑھ، 2011، ج1، ص330

سید صباح الدین عبدالرحمن / بزم مملوکیہ

اس کتاب کا دیباچہ فقیر معین الدین احمد ناظم شعبہ دار المصنفین نے تحریر کیا کتاب میں ایک دیباچہ اور تقریبا دس حکمرانوں کے احوال کو بیان کیا گیا ان میں قطب الدین ایبک، ناصر الدین قباچہ، شمس الدین ایلتمش، رکن الدین فیروز شاہ، رضیہ، معز الدین بہرام شاہ، ناصر الدین محمود، غیاث الدین بلبن اور معزالدین کیقباد کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔[11]"

سید صباح الدین عبدالرحمن / مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تمدنی جلوے

یہ کتاب مسلم تاریخ ہند پر مصدر کی حیثیت رکھتی ہے اس کتاب میں مصنف نے تمام کے تمام اشیاء کو ذکر کر کے قاری کے لئے آسانی فراہم کر دی ہے۔ معین الدین احمد ندوی اس کتاب اور اس کے مصنف شہیر کے بارے میں کہتے ہیں:

مسلمان جب ہندوستان میں آئے تو ایک بلند تمدن اور ایک ترقی یافتہ تہذیب اپنے ساتھ لائے، اس نے ہندوستانی تہذیب سے مل کر ریسی دلکش و دلفریب تہذیب پیدا کی جس کے جلوؤں سے صدیوں تک ہندوستان جگمگاتا رہا اور جس کی روشنی سے آج بھی زندگی کا کوئی شعبہ خالی نہیں ہے۔ مسلمانوں کی رزم کی داستان تو بہت لکھی گئی، مگر ان کی بزم آرائی کی جانب کم توجہ کی گئی انگریزی میں اس پہلو پر بعض کتابیں ہیں لیکن وہ بھی جامع نہیں ہیں اور ان سے اس تمدن کی پوری تصویر نگاہ کے سامنے نہیں آتی اور اردو میں تو نہ ہونے کے برابر ہیں، جن ادیبوں نے مدنی پہلوؤں پر لکھا بھی ہے ان کی حیثیت تاریخ سے زیادہ ادب دافسانے کی ہے اور ایک جامع تاریخ کتاب کی جگہ اب تک خالی تھی اس لیے دارالمصنفین میں تاریخ ہند کا جو سلسلہ چل رہا ہے۔ اس میں تمدنی تاریخ کو خاص طور سے پیش نظر رکھا گیا۔ اس سلسلہ میں بزم مملوکیہ، بزم تیموریہ اور ہندوستان کے قرون وسطی کا فوجی نظام وغیرہ کئی کتابیں لکھ کر ایک نئی راہ کھول دی، یا کم از کم ایک تنگ کوچہ کو بہت وسیع اور اردو کے اہل قلم کو اس کی جانب متوجہ کر دیا اور ان کی کتابیں اس موضوع پر لکھنے والوں کے لیے مشعل راہ کا کام دے رہی ہیں اب انہوں نے تمدنی نقش آرائیوں اور تہذیبی نفاستوں کا یہ مرقع سجایا ہے اور ان کے قلم نے تاریخ کے آئینہ میں تہذیبی جلوؤں کا ایسا رنگ بھر دیا ہے کہ تاریخ میں افسانے کا لطف پیدا ہو گیا ہے، اس لحاظ سے یہ کتاب تاریخی بھی ہے اور ادبی بھی۔ اس کتاب میں جو تمدن تلاش کیا گیا ہے وہ اگرچہ اونچے طبقوں کا ہے لیکن جس دور کی یہ تاریخ ہے، اس دور میں تہذیب و تمدن کا معیار ہی اونچے طبقے کا تمدن تھا اس لئے اس کے بغیر اس تمدن کی تصویر دکھائی ہی نہیں جا سکتی تھی اور کم و بیش یہی معیار اس عوامی دور میں بھی قائم ہے۔ اس سلسلے میں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ یہ کوئی مذہبی کتاب نہیں بلکہ مسلم سلاطین کے عہد کی تہذیبی تاریخ ہے، جس میں خود ان کی قدیم ملکی و قومی اور ہندوستانی تہذیب و روایات کا بھی بڑا عنصر تھا، اس لئے اسلامی نقطہ نظر سے اس میں منکرات بھی ہیں لیکن اس کے بغیر اس تمدن کی تصویر ناقص اور بے رنگ رہتی اور تاریخی دیانت کا بھی یہی تقاضا تھا کہ اس کو بے کم و کاست تحریر کر دیا جائے تاکہ اس کے محاسن و مطالب دونوں نگاہ کے سامنے آجائیں۔[12]

Syed Sabahuddin Abdul Rahman, *Bazm-e-Timuriyah*, India: Dar al-Muṣannifīn, Azamgarh, 2011, Vol. 1, p. 330.

[11] سید صباح الدین عبدالرحمن، بزم تیموریہ، انڈیا، دارالمصنفین، اعظم گڑھ، 2011، ج1، ص531

Syed Sabahuddin Abdul Rahman, *Bazm-e-Timuriyah*, India: Dar al-Muṣannifīn, Azamgarh, 2011, Vol. 1, p. 331

[12] سید صباح الدین عبدالرحمن، مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تمدنی جلوے، انڈیا، دارالمصنفین اعظم گڑھ، 2009، ص2

کتاب میں جن موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے ان میں دربار، محلات، حرم، لباس، پارچہ بافی، جواہرات سنگار، خوشبویات اور پھول، خوردونوش سازوسامان، کھانے پکانے کے سازوسامان، تہوار، تقریبات، موسیقی، مصوری اور عہد جہانگیری کے مصور شامل ہیں۔

سید صباح الدین عبد الرحمن / ہندوستان کے عہد وسطی کی ایک ایک جھلک

یہ کتاب مختلف مضامین کا مجموعہ ہے جنہیں ملک کا نام دیا گیا اور ۲۳ جھلک ہیں ان میں راؤ صاحب سی، ایس، سری نواس اچاری کا پہلی جھلک، ہندوستان میں عربوں اور غزنویوں کی آمد پروفیسر سیتارام کوہلی کا دوسری جھلک ہندوستان مسلمانوں کی آمد کے موقع پر، سی وی ویدیہ کا تیسری جھلک – محمود غزنوی اور اس کے جانشین، پروفیسر سنیتی کمار چڑجی کا " البیرونی"، پروفیسر اشیر باری لال سریواستو کا "محمد غوری اور اس کے جانشین پروفیسر ان بے رائے کا، جلال الدین خلجی، پروفیسر کے ایس لال کا" علاء الدین خلجی، جناب دھرم پال صاحب کا، امیر خسرو" سوجان رائے کا شہاب الدین خلجی، قطب الدین مبارک خلجی، غیاث الدین تغلق پروفیسر ایشوری پرشاد کا، محمد شاہ بن تغلق، ڈاکٹر ایشور پرشاد کا، فیروز شاہ تغلق، دگا پرشاد کا، خری تغلق اور سادات و سلاطین پروفیسر ایم ایس کا، لودھی خاندان، پروفیسر سری رام شرما کا" سلاطین دہلی، جناب ان سی مہتا کا، ہندوستانی تہذیب اور اسلام" اے سی چڑجی کا سلاطین دہلی کی حکومت کے نتائج، جناب کے ایم پنکر کا، سلاطین دہلی کے زمانہ میں ہندوؤں کے عام حالات، ڈاکٹر تاراچاند کا" ہندوستان کے اصلی مبلغین اسلام" رام سوامی آئینگر کا سلاطین دہلی کے عہد اقتصادی، تجارتی اور صنعتی حالات" ان سی مہتا کا سلاطین دہلی کے عہد میں معاشرتی حالات پروفیسر اس کے بنرجی کا" تعمیرات پروفیسر دھرم بھانو کا" موسیقی اور نریندر ناتھ لا کا" سلاطین دہلی کے زمانہ میں علوم وفنون کی ترقی وفروغ" شامل ہیں۔

سید صباح الدین عبد الرحمن / مغل بادشاہوں کے عہد میں ہندوستان سے محبت و شیفتگی کے جذبات

اس کتاب میں مغل عہد کے مختلف مثبت واقعات کو بیان کیا گیا ہے اور صرف پانچ ادوار کو بیان کیا گیا ہے اولا بابری عہد، ثانیا اکبری عہد، ثالثا جہاں گیری عہد، رابعا شاہ جہانی عہد اور خامسا عالمگیری عہد اس کتاب کا دیباچہ ضیاء الدین اصلاحی نے لکھا جو کہ درج ذیل ہے۔

ابتداء ہی مسلمانوں کو ہندوستان کی سرزمین سے محبت اور دلچسپی رہی ہے عرب مورخین، جغرافیہ نویس اور سیاح اس کی تعریف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ عرب مصنفین نے علوم وفنون، فلسفہ وحکمت اور ریاضی ونجوم وغیرہ میں ہندوستان کی مہارت ویکتائی کا نہایت فراخ دلی سے اعتراف کیا ہے، اور جب اس ملک میں مسلمانوں کی حکومت قائم ہوئی تو انہوں نے اس کی تعمیر وترقی میں مختلف حیثیتوں سے پورا حصہ لیا۔ عرب سے آنے کے باوجود انہوں نے اس کو اپنا اصلی وطن بنالیا۔ اس کی ہر ہر چیز سے غیر معمولی دلچسپی لی اور یہاں کے باشندوں سے اپنی محبت و شیفتگی کا لازوال ثبوت دیا۔ ہندوستان کے مغل فرماں رواؤں نے اس ملک کو بنانے اور سنوارنے، نیز یہاں مختلف قوموں اور جماعتوں کو متحد رکھنے کے علاوہ ہر ایک سے میل ملاپ، ہمدردی وشفقت اور الفت ومحبت کے والہانہ جذبات کا اظہار کیا اور ملک کی ایک ایک چیز اور اس کے ذرہ ذرہ سے اپنی غیر معمولی شیفتگی اور دلچسپی دکھائی۔ یہ کتاب دراصل ملک کی ایکتا اور اتحاد اور مختلف فرقوں میں میل ملاپ والفت ومحبت کے جذبات کو فروغ دینے کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس سے خود مصنف کی حب الوطنی اور رواداری کا بھی بخوبی اندازہ ہوتا ہے اور یہ ملک میں قومی تحقیقی اور مختلف طبقوں اور فرقوں، اتحاد وہم آہنگی پیدا کرنے میں بڑی مدد دے گی۔"[13]

Syed Sabahuddin Abdul Rahman, *Muslim Hukmaranon Ke Ahd Ke Tamadduni Jilay*, India: Dar al-Muṣannifīn, Azamgarh, 2009, p. 2.

13 سید صباح الدین عبد الرحمن، مغل بادشاہوں کے عہد میں ہندوستان سے محبت و شیفتگی کے جذبات، اعظم: گڑھ، دارالمصنفین 2011ء ص7

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

سید صباح الدین عبد الرحمن / شزرات تاریخ وحکمت

سید صباح الدین عبد الرحمن کے مختلف مضامین کو ڈاکٹر مہ جبین زیدی نے مرتب کیا ہے ایسے شذرات تاریخ و حکمت کا نام دیا گیا اس کتاب میں پانچ ابواب ترتیب دیئے گئے ہیں ان میں پہلا باب تاریخ تمدن، دوسرا باب ہندوستان کا عہد اسلامی، تیسرا باب عالم اسلام، چوتھا باب مطالعہ حیات وکائنات اور پانچواں باب لسانی مباحث پر مشتمل ہے۔"[14]

سید صباح الدین عبد الرحمن / سلاطین ہند فنون حرب اور تمدن

مسلم عہد کے فنون حرب پر لکھی گئی منفرد کتاب ہے اس میں بارہ ابواب ترتیب دیئے گئے ہیں۔ باب اول ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں کے عہد میں فوجی ورزش، باب دوم ہندوستان کے مسلمان کے عہد میں آلات حرب باب سوم ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں کے عہد میں فوجوں کا معائنہ باب چہارم ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں کی فوج میں سواروں کا نظام، باب انجیم ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں کے عہد میں خوبی قیام گاہوں کے سازوسامان باب ششم ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں کے عہد میں فوجوں کی تنخواہ باب ہفتم ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں کے عہد میں فوجی عہدے، خطبات وامتیازات باب ہشتم ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں کے زمانے میں فنون جنگ، باب نہم میدان جنگ کے طریقے، باب دہم صلیبی جنگ اور اس کے اہم پہلو باب یازدہم پارچہ بافی کی صنعت اور باب دوازدہم ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تہوار پر مشتمل ہے۔[15]

سید صباح الدین عبد الرحمن / ہندوستان کے عید وسطیٰ کا فوجی نظام

اس کتاب میں ہندوستان کے فوجی احکام کے بارے میں تفصیل کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ اس کا دیباچہ ڈاکٹر سید محمود صاحب نے تحریر کیا اور تمہید جناب شاہ معین الدین احمد ندوی نے لکھی ہے اس کے بعد کتاب کو مختلف حصوں میں ترتیب دیا گیا ہے ان میں فوجی نظام کے عہدے القابات وامتیازات، اسلحہ لباس، سوار ہاتھی، توپچی، پیدل بحری بیڑے، تنخواہ، بھرتی، معائنہ، کوچ، جھنڈے، باجے، کیمپ، انتخاب میدان صف آرائی، جنگ، محاصرہ، قلعے، چھاؤنیاں، خبر رسانی، تعداد ورزش، تعلیم وتربیت اور زوال اس کے اسباب ذکر کئے گئے ہیں۔[16]

شوکت علی فہمی / ہندوستان پر مغلیہ حکومت

Syed Sabahuddin Abdul Rahman, *Mughal Badshahon Ke Ahd Mein Hindustan Se Mohabbat Aur Shifaqat Ke Jazbat*, Azamgarh: Dar al-Muṣannifīn, 2011, p. 7.

14 سید صباح الدین عبد الرحمن، شزرات تاریخ وحکمت، کراچی: سعد پرنٹرز، 2009ء ص:340-1

Syed Sabahuddin Abdul Rahman, *Shazrat Tareekh o Hikmat*, Karachi: Saad Printers, 2009, pp. 340-341.

15 سید صباح الدین عبد الرحمن سلاطین ہند فنون حرب اور تمدن، کراچی: منرل اکیڈمی، 2004، ص310

Syed Sabahuddin Abdul Rahman, *Sultaan-e-Hind: Funoon-e-Harb Aur Tamaddun*, Karachi: Mineral Academy, 2004, p. 310.

16 سید صباح الدین عبد الرحمن ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام لاہور: ادارہ تاریخ وثقافت اسلامیہ 2018ء، ج1، ص395

Syed Sabahuddin Abdul Rahman, *Hindustan Ke Ahd-e-Wasta Ka Fouji Nizam*, Lahore: Idarah Tareekh o Saqafat Islamiya, 2018, Vol. 1, p. 395.

اس کتاب میں ہندوستان میں مغلیہ حکومت کے عروج وزوال اور انگریزی راج کے قیام پر بڑی وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ اس مارچ کو کم سے کم اوراق اور الفاظ میں اس قدر مکمل بنا کر پیش کیا جائے کہ اس تاریخ کے مطالعے کے بعد ناظرین دوسری بڑی بڑی تاریخوں کی ورق گردانی سے بے نیاز ہو جائیں۔ اس کتاب کو ایک دیباچہ اور چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے ان میں باب اول مغلیہ حکومت کا پہلا دور باب دوم مغلیہ حکومت کا عروج، باب سوم مغلیہ حکومت کا زوال اور باب چہارم ہندوستان پر انگریزی حکومت شامل ہیں۔[17]

شرکت علی فہمی / ہندوستان میں اسلامی حکومت

اس کتاب ایک دیباچہ اور پندرہ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان میں پہلا باب ہزاروں برس پہلے کا ہندوستان، دوسرا باب ہندوستان کے غیر مسلم حکمراں، تیسرا باب ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد، چوتھا باب ہندوستان پر محمد بن قاسم کی فوج کشی، پانچواں باب محمود غزنوی کے حملے اور غزنوی خاندان، چھٹا باب شہاب الدین غوری کی ہندوستان پر حکومت ساتواں باب ہندوستان پر خاندان غلامان کی حکومت، آٹھواں باب ہندوستان پر شاہان خلجی کی حکومت نواں باب ہندوستان پر شاہان تغلق کی حکومت دسواں باب ہندوستان پر سیدوں کی حکومت، گیارہواں باب ہندوستان پر شاہان لودھی کی حکومت بارہواں باب ہندوستان میں مغلیہ حکومت کا پہلا دور، تیرہواں باب ہندوستان پر دوبارہ پٹھانوں کی حکومت، چودھواں باب ہندوستان کی خود مختار اسلامی حکومتیں اور پندرہواں باب دکن کی خود مختار اسلامی حکومتیں شامل ہیں۔

انگریزوں کے کارناموں کے بارے میں شوکت علی فہمی اس کتاب کے دیباچہ میں رقم طراز ہیں کہ:

بر عظیم ہندوستان کے دو بڑے فرقوں میں مذہب کے ہم پر گذشتہ ڈیڑھ سو برس کے اندر نظرت و حقارت کے جذبات پھیلانے کی جو ناپاک کوششیں ہوتی رہی ہیں ان سے کون واقف نہیں۔ اس کوشش کے بانی مبانی مغرب کے وہ سفید فام حکمراں ہیں جنھوں نے آپس میں لڑاؤ اور حکومت کرو" کے اصول پر عمل کرتے ہوئے ہندوستان میں زیادہ سے زیادہ ایسے زہریلے لٹریچر کی اشاعت کی ہے جس کے ذریعے اس بر عظیم کے مختلف مذاہب اور فرقوں میں شدید سے شدید تر افتراق پیدا ہوتا چلا گیا چنانچہ ان کے پیدا کردہ افتراق کی بدولت ہم گذشتہ ڈیڑھ سو برس تک ایک دوسرے خون بہاتے رہے ہیں اور اسی افتراق کا نتیجہ ہے کہ اب جب کہ ہم آزاد ہو چکے ہیں تب بھی یہ پرانا زہر بدستور اپنا کام کر رہا ہے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آزاد ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ بر عظیم کی دو مملکتیں ترقی کے لئے کوشاں ہوتیں بری طرح سے آپس کی رسی کشی میں مبتلا ہیں۔ گویا انگریز گزشتہ ڈیڑھ سو برس تک جس اختراق کی آبیاری کر تا رہا ہے۔ وہ اب پہلے سے زیادہ خطرناک صورت میں ہمارے لیے مضر ثابت ہو رہا ہے۔

علامہ نیاز فتح پوری / تاریخ اسلامی ہند

تاریخ اسلامی ہند تمہید و مقدمہ اور تیرہ ابواب ترتیب دیئے گئے ہیں۔ ان میں باب اول سندھ میں مسلمانوں کی حکومت، باب دوم حکومت سندھ کے عروج وزوال پر ایک تبصرہ، باب سوم فرمان روایان خاندان غزنوی، باب چھارم غزنوی حکومت پر ایک تبصرہ اور اس کے اسباب زوال، باب

---

17 شوکت علی فہمی ہندوستان پر مغلیہ حکومت، لاہور: جہان علم وادب، 2019، ج 1، ص 288

Shaukat Ali Fahmi, *Hindustan Par Mughal Hukumat*, Lahore: Jahan Ilm o Adab, 2019, Vol. 1, p. 288.

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

پنجم محمود غزنوی کے سترہ حملے باب ششم غزنوی عہد پر ایک تبصرہ، باب ہفتم غوریوں کا خروج، باب ہشتم خاندان غلامان، باب نہم خاندان خلجی باب دہم خاندان تغلق، باب یازدھم سلاطین افاعنہ کا زوال، باب دوازدہم سید خاندان اور باب سیزدہم لودھی خاندان پر مشتمل ہے۔[18]

تہذیب ہند کے بارے میں علامہ نیاز فتح پوری لکھتے ہیں:

اگر تہذیب مدینت کی دنیا افریقہ اپنے دریائے نیل کی وادیوں پر اور مشرقی ادنی دجلہ و فرات سے سیر اب ہونے والی زمین فکر کرنے کا اہل ہے۔ تو مشرق بعید بھی مصر و بائیں کے دوش بدوش ہندوستان کے ان میدانوں اور کوہستانوں کو پیش کر سکتا ہے جہاں آریہ قوم عہد قدیم کے اس دور میں جب یونان و روما کی تہذیب، مستقبل بعید کی تاریکی میں معدوم تھی، جب طرائی اور مسنا کی بنیاد کو بھی زمین نے قبول نہ کیا تھا جب داؤد نغموں سے دنیا نا آشنا تھی، جب ہومر کے گیتوں سے زمانہ آگاہ نہ تھا جب مسیح کے پیدا ہونے کو پورے چار ہزار برس باقی تھے جب کہ ابراہیم خلیل اللہ کسی بت کدہ کو توڑ کر دین حنیف کی بنیاد ڈالنے کے لئے دنیا میں نہ آئے تھے۔ ہاں اس نہایت قدیم عہد میں بھی اگر آریہ قوم کے مرد ایک طرف لوائے فتح و نصرت بلند کئے ہوئے تھے تو دوسری طرف ان کی عورتیں اپنے بچوں کو دولوریاں سنایا کرتی تھیں۔ جو بعد کو روما و یونان کے عہد زریں میں ان کے علم الاصنام کے لئے پیش بہا سرمایہ ثابت ہوئیں۔[19]

تاریخ ہند کے ساتھ اہل مغرب کا سلوک کے بارے میں نیاز فتح پوری لکھتے ہیں:

پھر ظاہر ہے کہ جو ملک اپنی تاریخی حیثیت سے اس قدر قدیم ہو گا، جس کی آبادی اپنی تہذیب و شائستگی کے اعتبار سے اس درجہ پیش رو ہو گی اس کی تاریخ کا سراغ آج جب کی تقریباً چھ ہزار برس کا زمانہ گزر گیا ہے۔ کیا کچھ دلچسپ نہ ہو گا اور اس کی داستان اپنے اندر کیا گیا۔ عجائب و قرائت نہ رکھتی ہو گی۔ لیکن دنیا کا کیسا افسوسناک واقعہ ہے کہ مغرب

جسے عہد حاضر میں اپنی ترقی علم و حکمت پر ہزاروں ناز ہیں اور جو اپنی تحقیق و تنقید کے زعم پر ہر غیر معلوم شے کو احاطہ علم میں لے آنے کا مدعی ہے اس وقت آج ہندوستان کو اس سے زیادہ نہ سمجھ سکا وہ ایک معمہ ہے نا قابل فہم اور ایک راز ہے سربستہ "۔ حقیقیت یہ ہے کہ مسائل شرقیہ میں مغرب کی تحقیق جستجو ہے مادہ کی روحانیت کی دنیا میں اور اس لئے اس اور مادہ پرستی میں یورپ شاید وہ نگاہ حقیقت شناسی جس سے دنیا کے صحیح اخلاق دیکھے جاسکتے ہیں۔ پیدا نہیں کر سکتا مغرب کے نزدیک نہ صرف ہندوستان بلکہ مشرق جہل و تاریکی کی دنیا ہے اور اسے یہاں سوائے اعجوبہ پرستی کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ یورپ کے اکثر نفوس نے اپنے ملک کے معمولی ناول نویس اور فسانہ نگار حضرات کی وساطت سے جو حالت و صورت مشرق اور خصوصیت کے ساتھ مسلمان بادشاہوں کی اپنے ذہن میں مرحم کی ہے۔ وہ صرف یہ کہ ایک خونخوار ہستی جس کا دل جذبات سفاکی و بے

[18] شوکت علی فہمی، ہندوستان میں اسلامی حکومت، لاہور: برکت اینڈ سنز 2012ء، ص:5

Shaukat Ali Fahmi, *Hindustan Mein Islami Hukumat*, Lahore: Barkat & Sons, 2012, p. 5.

[19] علامہ نیاز فتح پوری، تاریخ تاریخ اسلامی ہند، کراچی: سٹی بک پوائنٹ، 2014ء ص:5

Allama Niaz Fathepuri, *Tareekh Islami Hind*, Karachi: City Book Point, 2014, p. 5.

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

رحمی سے لبریز ہے سریر آرائے سلطنت ہے چاروں طرف تغلق وخوشامد کرنے والے اس کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ رعایا کو تباہ کر کے خزانہ بھر جارہا ہے۔ لہو ولعب سیر و تفریح یا حرم کی اندرونی زندگی پر بے دریغ دولت صرف کی جارہی ہے۔ درباریوں نے اپنی زمیں بوسی اور جبہ سائیوں سے اس کے آستانہ کو بارگاہ خداوندی اسے ملایا ہے اور اگر کبھی شراب کے نشہ سے چونک پڑتا ہے تو سوائے جور و ظلم کے اس سے اور کوئی حرکت سرزد نہیں ہوتی۔ نہ اس کے پاس دماغ ہے نہ دل اللہ وہ سوچ سکتا ہے۔ نہ محسوس کرنے سے اسے سروکار نہیں، ارتقاء ذہنی سے اسے واسطہ نہیں نہ اسے علوم وفنون کی ترقی کی طرف توجہ ہے نہ ملک کی فلاح وبہبودی کا خیال۔ الغرض وہ جہل و غرور بیدردی و بے رحمی کو خونخواری وسفا کا ایسا زبر دست مجسمہ ہے جس کی نظیر دنیا کا کوئی ملک پیش نہیں کر سکتا لیکن کیا وہ شخص جس نے مشرق کی تاریخ کا غایر مطالعہ کیا ہے اس خاکہ میں کسی جگہ اصلی خط وخال کی جھلک پا سکتا ہے؟ اور کیا یورپ کا عدم علم یا اس کا تعصب ایک حقیقت اور صداقت کو نیست ونابود کر دے سکتا ہے؟۔[20]

غلام کبریا/ آزادی سے پہلے مسلمانوں کا ذہنی رویہ

اس کتاب کو پیش لفظ، تعارف اور سات مضامین میں ترتیب دیا گیا ہے۔ ان میں آزادی سے پہلے کے ہندوستانی مسلمان، آزادی نے ہندوستانی مسلمانوں کو آلیا۔ ہندوستانی مسلمانوں کا مغلی ورثہ ہندوستانی مسلمانوں کو کمپنی کی دین۔ مسلمان قوم کی بدعہدی، بدعہدی کے سلسلے کا آغاز اور اختتامہ شامل ہیں۔[21]

محمد حبیب، خلیق احمد نظامی / جامع تاریخ ہند

تاریخ ایک مفید اور دلچسپ شعبہ علم ہے بلکہ یہی وہ واحد علم ہے جو اپنے بطون میں ماضی کے تمام تجربات اور واقعات کے خزانہ کو محفوظ کئے ہوئے ہے اور یہی علم کی وہ شاخ ہے جو انسانی تکذیب و تمدن کے آثار و مظاہر اور اس کے عروج وزوال کا بیان اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ اگر آج؟ کسی طرح دنیا سے تاریخ کا علم نابود ہو جائے تو ہمارے عہد رفتہ کے تمام تجربات ہماری نگاہوں سے مستور ہو جائیں۔ اور ہمارا ماضی کی یادداشتیں ہمارے حیطہ دماغ سے محو ہو جائیں اس طرح ہم اپنے آپ کو کھوکھلا، بے وقعت، بے وزن اور بے جان محسوس کرنے لگیں گے۔ یوں ہماری زندگی ہماری تہذیب و معاشرت، ہمارا مذہب و تمدن اور ہمارے ثقافتی مظاہر خلا میں معلق ہو کر رہ جائیں گے اس لئے زندہ اور باوقار معاشروں کی تکمیل و تعمیر اور ترکیب و تعظیم کے لئے علم تاریخ کا علم ناگزیر حیثیت رکھتا ہے۔ تاریخی تجربات ونگار کو پس پشت ڈال کر ہم کسی طرح کے لئے دستور آئین، نئے قانون یا نئی روایات کی تشکیل نہیں کر سکتے۔

جامع تاریخ ہند ایک عمدہ پیرائے میں ترتیب دی گئی کتاب ہے اس میں پہلا باب ایشیائی ماحول چنگیز خان کا عروج، قاآن اور منگول اولوس دوسرا باب دھلی سلطنت کی بنیاد، غور کی تاریخ، سلطان معزالدین کی ہندوستانی مہمیں۔ شمالی ہندوستان کی فتح اور ترکی تسلط کی اہمیت، تیسرا باب دہلی کے ابتدائی ترکی سلاطین، سلطان شمس الدین التمش، سلطان ناصر الدین محمود، چوتھا باب علمی خاندان، علاؤالدین خلجی: حصول اقتدار، پانچواں باب

---

[20] علامہ نیاز فتح پوری، تاریخ اسلامی ہند، ص:6

Allama Niaz Fathepuri, *Tareekh Islami Hind*, p. 6.

[21] غلام کبریا، آزادی سے پہلے مسلمانوں کا ذہنی رویہ، لاہور مشعل بکس 2002ء ص:290-1

Ghulam Kabir, *Azadi Se Pehle Musalmanon Ka Zehni Rawaiya*, Lahore: Mashal Books, 2002, pp. 290-291.

تغلق خاندان سلطان محمد بن تغلق، فیروز شاہ تغلق، فیروز شاہ تغلق کے جانشین چھٹا باب سید خاندان مبارک شاہ کے جانشین، ساتواں باب لودھی خاندان سلطان سکندر لودھی اور سلطان ابراہیم لودھی پر مشتمل ہے۔ اور کتاب کے اول ایک دیباچہ بھی تحریر کیا گیا ہے۔[22]

عبداللہ بٹ / ٹیپو سلطان

اس کتاب کا پیش لفظ عبداللہ بٹ نے خود تحریر کیا اور دیباچہ مولانا سید ابوالاعلی مودودی نے لکھا یہ کتاب مقالات کا مجموعہ ہے جس میں ٹیپو سلطان کے بارے میں مشاہیر کے قلمی نوادرات موجود ہیں۔ ان میں علامہ اقبال کا ٹیپو سلطان"، مولانا عبدالمجید سالک مرحوم کا مرثیہ "عبداللہ بٹ کا" سلطان ابوالفتح علی ٹیپو، خواجہ احمد حسن کا ٹیپو"، گاندھی جی کا ہندو مسلم اتحاد کا مجسمہ "، مولانا محمد علی کا حضرت سلطان ٹیپو شہید حافظ محمود شیرانی کا چند لمحے وکٹوریہ البرٹ میوزیم میں"، علامہ اقبال کا سلطان شہید ٹیپو، انگریزی مقالہ کا ترجمہ "سلطان حیدر علی اور سلطان ٹیپو"، مولانا ظفر علی خان کا سرنگاپٹم"، ڈاکٹر سید محمد عبداللہ کا مجمع سلطان کا کتب خانہ فیڈریشن کا ایک رکن کا نپولین اور ٹیپو" پروفیسر عبدالمجید خان کا فجیع اور جمہوریت"، " سلطان کی جدت پسندی کا مریڈ باری کا سلطان شہید"، عبداللہ بٹ کا غداران وطن"، مولانا سیماب اکبر آبادی کا سلطان شہید، مولانا علم الدین سالک کا ٹیپو سلطان کی شہادت"، مسٹر ہنری ڈاڈول کا شیر میسور"، حافظ محمود شیرانی کا شیر ہندوستان (نظم)، مولانا غلام رسول مہر کا ایسٹ انڈیا کمپنی اور بیچ سلطان"، مولانا نصر اللہ خان عزیز کا مسلمانوں کے قومی ہیرو، مولانا محمود خان بنگلوری کا ٹیپو سلطان اور ایک نجومی "کامریڈ فیروز الدین منصور کا المیہ سلطان کی غیر ملکی استعمار دشمنی بخواجہ عبدالتوسیع کا کامیاب انسان" مولانا روش صدیقی کا سلطان شہید، مولانا یوسف سلیم چشتی کا سلطان ٹیپو علامہ اقبال کی نظر میں" میاں مشتاق احمد بھٹی کا" بیاد سلطان شہید اور بنی مالک کا ٹیپو اور انسداد غلامی شامل ہیں۔[23]

معاذ ہاشمی / ٹیپو سلطان

اس کتاب کے پیش لفظ میں مصنف ٹیپو سلطان کے بارے میں لکھتے ہیں:

ملت اسلامیہ کی روشن اور تابناک تاریخ کے بعد زوال کے لمحات میں شیر میسور سلطان ایک ایسا بہادر اور جری انسان کے طور پر مشہور ہے جسے خصوصاً برصغیر پاک وہند میں سب سے زیادہ شہرت اور پذیرائی حاصل ہوئی ٹیپو سلطان آخر کار میدان جنگ میں شہید ہوا اور سلطنت میسور انگریزوں کے قبضہ میں چلی گئی لیکن ٹیپو سلطان کی عظمت اور ہر دل عزیزی میں کوئی فرق نہ آیا۔ عموماً ہوتا ہے کہ میت اور فتح ہی عظمت اور ہر دل عزیزی بخشتی ہے لیکن ٹیپو کی شہادت نے اس کو تاریخ خصوصاً برصغیر کی تاریخ نے امر کر دیا۔

ٹیپو سلطان بچپن سے بہادر، محنتی اور صاحب لیاقت تھے۔ اسلامی علوم کے علاوہ عربی فارسی، انگریزی، فرانسیسی، اردو، تامل اور کنمری جیسی زبانوں پر بہت جلد عبور حاصل کر لیا نیز اس زمانے کے فنون سپہ گری شمشیر زنی، تیر افگنی نیزہ بازی اور تیراکی وغیرہ میں کماحقہ مہارت حاصل تھی نوجوانی تک پہنچتے پہنچتے ٹیپو فن حرب کے آداب اور رزم و پیکار کے جدید طریقوں سے بھی واقف ہو گئے تھے۔"[24]

---

[22] محمد حبیب، خلیق احمد نظامی، جامع تاریخ ہند، لاہور مشتاق بک کارنر، 2007، ص:944-1

Muhammad Habib, Khaleeq Ahmad Nizami, *Jami' Tareekh Hind*, Lahore: Mushtaq Book Corner, 2007, pp. 944-1.

[23] عبداللہ بٹ، ٹیپو سلطان، لاہور: قومی کتب خانہ، 2008، ص330

Abdullah Butt, *Tipu Sultan*, Lahore: Qoumi Kutub Khana, 2008, p. 330.

[24] معاذ ہاشمی، ٹیپو سلطان، لاہور: مجاہد پرنٹنگ پریس، 2016ء ص:19

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

مذکورہ بالا کتاب کو تین مضامین میں تقسیم کیا گیا ہے ان میں مجھے سلطان کے آباؤ اجداد، نواب حیدر علی، ٹیپو سلطان کی ولادت، حیدر علی سپہ سلار، حیدر علی اقتدار شروع ہو گیا، کلیکوٹ پر نظر کشی، فرنگیوں کے ساتھ بر سر پیکار، فریب کاری کا آغاز ہو گیا، مرہٹوں کی شورش، فتوحات میں وسعت اور سلطنت کا استحکام، ایسٹ انڈیا کمپنی کی فوج، نواب بہادر حیدر علی خان کی وفات، ٹیپو سلطان کی تخت نشینی، پالیکاروں کی بغاوت اور ان کی سرکوبی، مرہٹہ فوجوں پر ٹیپو سلطان کے حملے، دشمنوں کا گٹھ جوڑ، سلطان کی نئی اصلاحات سلطنت خداداد کے آخری چار سال سلطنت کا زوال اور ٹیپو سلطان کی شہادت شامل ہیں۔

مولانا قاضی اطہر مبارکپوری / خلافت راشدہ اور ہندوستان

یہ کتاب اردو تاریخ نویسی میں مصدر کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ تحقیقی معیارات کو سامنے رکھتے ہوئے لکھی گئی ہے اور مصادر کتاب بھی شامل تحریر ہیں۔ اور کتاب مختلف اسلامی ادوار کے تحت لکھا گیا ہے ان میں عہد رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور ہندوستان، خلافت راشدہ و اور ہندوستان، غزوات و اتومات انتظامات و تعلقات، عرب کے مسلمان ہندوستان میں ہندوستان کے مسلمان عرب میں ہندوستان میں صحابہ و تابعین شامل ہیں۔

مولانا محمد حسین آزاد / قصص ہند

قصص ہند کو اٹھارہ مضامین میں ترتیب دیا گیا ہے۔ ان میں غزنوی خاندان کی ابتدا، محمود غزنوی، شہاب الدین غوری، علاء الدین اور کولا دیوی، پدمنی، خضر خاں اور دیول دیوی، تعمیر الدین بابر بادشاہ، نصیر الدین ہمایوں، جلال الدین اکبر بادشاہ اکبر کی یلغار احمد آباد گجرات پر، نور جہاں بیگم، شہاب الدین شاہجہان، محی الدین اورنگ زیب کی عالمگیری، عالمگیر کا لشکر دکن پر جاتا ہے، سیواجی، محمد شاہ کی تمہید سلطنت، محمد شاہ کا زمانہ اور نادر شاہ کا آنا اور بابا نانک صاحب شامل ہیں۔ ابتدائیہ میں ناشر محمد حسین آزاد کے بارے میں لکھتا ہے:

ہر زبان کی ارتقائی تاریخ کچھ ایسے نادر روزگار افراد کے فکری اور قلمی کارناموں سے عبارت ہوتی ہے، جو بجا طور پر صدیوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ دنیا کی دیگر زبانوں کی طرح اردو بھی اپنے دامن میں کچھ ایسے گراں مایہ گوہر رکھتی ہے جو اس لاوارث زبان کے وارث بنے اسے پرورش کیا اور بام عروج پر پہنچایا۔ آج اردو ہر قسم کے علمی موضوعات کے لئے موزوں زبانوں کی فہرست میں جگہ پاتی ہے تو اس کی بڑی وجہ انہیں عظیم لوگوں کی خدمات ہیں جنھوں نے اس وقت اردو میں نئے اسلوب اور منظر و انداز میں لکھا جب اس زبان کو جدید مطالب کے ادا کرنے کی اعلی صلاحیت سے محروم خیال کیا جاتا تھا۔ اگر اردو زبان کے محسنوں کی داستان رقم کی جائے تو بلاشبہ مولانا محمد حسین آزاد کا اس کا نمایاں اور اہم باب قرار پائیں گے۔[25]

نعیم اللہ ملک / لاہور گزیٹر

Muaz Hashmi, *Tipu Sultan*, Lahore: Mujahid Printing Press, 2016, p. 19.

[25] مولانا محمد حسین آزاد، قصص ہند، لاہور: بک ٹاک 2010، ص:5

Maulana Muhammad Hussain Azad, *Qasas Hind*, Lahore: Book Talk, 2010, p. 5.

یہ کتاب لاہور کے بارے میں انسائیکلوپیڈیا کا درجہ رکھتی ہے۔ کیونکہ اس میں ضلع لاہور، تاریخ باشندے، پیداوار اور تقسیم، ایڈمنسٹریشن اینڈ فنانس اور شہر میونسپلٹیاں اور چھاؤنیاں کے بارے میں تفصیل کے ساتھ مواد کو ترتیب دیا گیا ہے۔[26]

شہزادی جہاں آراء بیگم / رسالہ صاحبیہ

رسالہ صاحبیہ شہزادی جہاں آراء بیگم کی نادر تصنیف ہے جس میں موصوفہ نے اپنے مرشد ارشد حضرت ملا شاہ بدخشی مرید و خلیفہ حضرت میاں میر فاروقی قادری کے حالات و کرامات کا تذکرہ کیا ہے نیز حضرت ملا شاہ بدخشی کے بعض خاص مریدوں اور خادموں کا ذکر بھی کیا ہے ضمناً حضرت خواجہ غریب نواز سید معین الدین چشتی اجمیری کا بھی ذکر شریف رسالہ ہذا میں آیا ہے اصل کتاب فارسی زبان میں ہے جس کا انگریزی ترجمہ فاضل محترم جناب سردار علی احمد خان نے کیا ہے۔[27]

پروفیسر ظفر الاسلام اصلاحی / اصلاحی علوم کا ارتقاء عہد سلطنت کے ہندوستان

اس کتاب کو چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا باب عہد سلطنت کے ہندوستان میں علم قرآت کا ارتقاء دامو سرا باب علم قرآن عہد سلطنت کے ہندوستان میں، تیسرے باب علم حدیث کا ارتقاء عہد سلطنت کے ہندوستان میں اور چوتھے باب میں عہد سلطنت کی فقہی خدمات شامل ہیں۔

اقبال قیصر / سرحد کے خان وڈیرے اور برطانوی راج

یہ کتاب نہ صرف خاتون خاندانوں کا تذکرہ ہے بلکہ غیور عوام اور کرسی کے طالب وزیروں کے درمیان واضح خلیج کا دستاویزی ثبوت بھی ہے ان کی زبانوں اور ان کے حالات واقعات کو اس کتاب میں درج کیا گیا ہے۔[28]

سید فیضان عباس / نواب وزیر خان اور ان کی یادگاریں

اس کتاب میں نواب وزیر خان کے بارے تفصیلی ذکر کرتے ہوئے چھ ابواب ترتیب دیئے گئے ہیں ان میں پہلا باب گورنر لاہور نواب علم الدین انصاری المعروف وزیر خان، باب دوم نواب وزیر خان کا آبائی شہر چنیوٹ، باب سوم شاہی قلعہ لاہور میں نواب وزیر خان کی تعمیرات، چوتھا باب اندرون شہر لاہور میں نواب وزیر خان کی یادگاریں پانچواں باپ نواب وزیر خان کے دور کی ہم عصر شخصیات اور چھٹا باب نواب وزیر خان کے زمانے کے اولیائے کرام شامل ہیں۔[29]

میاں محمد افضل / سقوط بغداد سے سقوط ڈھاکہ تک

---

[26] نعیم اللہ ملک، لاہور گزیٹئر، لاہور: طہ پبلی کیشنز، 2008ء، ج1، ص230

Naeemullah Malik, *Lahore Gazetteer*, Lahore: Taha Publications, 2008, Vol. 1, p. 230.

[27] جہاں آرا بیگم، رسالہ صاحبیہ، لاہور اشرف پرنٹنگ پریس 1993ء، ج1، ص35

Jahan Ara Begum, *Risala Sahabiyah*, Lahore: Ashraf Printing Press, 1993, Vol. 1, p. 35.

[28] اقبال قیصر، سرحد کے خان وڈیرے اور برطانوی راج لاہور: فکشن ہاؤس، 1997ء، ج1، ص240

Iqbal Qaiser, *Sarhad Ke Khan o Wadera aur Britannia Raj*, Lahore: Fiction House, 1997, Vol. 1, p. 240.

[29] سید فیضان عباس، نواب وزیر خاں اور ان کی یادگاریں، لاہور فکشن ہاؤس، 2018ء، ج1، ص158

Syed Faizan Abbas, *Nawab Wazir Khan Aur Unki Yaadgaarain*, Lahore: Fiction House, 2018, Vol. 1, p. 158.

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

کتاب کو لکھتے وقت تحقیق اصولوں کو نظر انداز کیا گیا کیونکہ اس میں حوالہ و حواشی کو نہیں لکھا گیا اور نہ ہی کسی مصدر سے استفادہ کیا گیا۔ اس کتاب میں سقوط بغداد اور سقوط ڈھاکہ کی خونی داستان کو بیان کیا گیا ہے اور بیس ابواب ترتیب دیئے گئے ہیں ان میں سقوط بغداد، سمرقند سے عذاب الٰہی کا عبور، دہلی میں تیمور کی تلوار بے نیام تذکرہ ایک قیامت صغریٰ کا سرزمین اندلس مسلمان پر کیسے تلک ہو گئی قرب عذاب کے آثار اور اندلسی حکمران، ھذہ جھنم التی، وسط ایشیا اور قفقاز میں مسلمان روی اروپا کے چنگل میں وسطی ایشیا مسلمان روسی چکی میں عذاب کی سرخ قسم: ہند میں آل تیمور کا بگاڑ سلطنت مغلیہ کی ٹوٹ پھوٹ اور نادر شاہ کی شکل میں خدائی عذاب، وکانو قوما مجرمین، دہلی تخت گاہ تک ہنگامہ 1857ء مسلمانوں کی آخری بڑی سلطنت، سقوط ڈھاکہ بیسویں صدی میں مسلمانوں پر ٹوٹنے والی سب سے بڑی قیامت کی کہانی دیباچہ قیامت سانحہ مشرقی پاکستان کے چار کردار، خون خون غروب ہوتے ڈھاکہ میں آخری ہچکیوں کی دلدوز کہانی! شامل ہیں۔[30]"

میجر جنرل محمد اکبر خان / محمد بن قاسم کی مہارت فن حرب حدیث دفاع کی ایک اہم کڑی

مصنف نے اس کتاب کے جو مقاصد بیان کیے وہ درج ذیل ہیں۔

1. اس نوجوان نے اس ملک کو کس طرح اور کیونکر فتح کر لیا جہاں اسکندر اعظم جیسا فاتح یورپ و ایران اپنے قدم نہ جما سکا۔
2. ایک مسلم مجاہد کس طرح سے بگڑی ہوئی فوج کی تربیت کر کے اسے منظم و مرتب کرتا ہے اور اسے ایک ناقابل تسخیر نظر میں تبدیل کر دیتا ہے حجاج بن یوسف نے ہمارے مؤرخین نے بے رحم وسفاک کے نام سے دیا کیا ہے کیا وہ اسی سلوک کا حقدار تھا؟ کیا مغربی حکومتوں نے دفاع مسئلے میں اس کی نقالی نہیں کی؟
3. سبک گامی اور برق رفتاری کے حربے سے چنگیز خان، اسکندر، نپولین اور ہٹلر نے دنیا کو تہ و بالا کر دیا۔ محمد بن قاسم نے اس حربے کو کسی خوبی سے استعمال کیا!
4. دفاعی سیاسے اور فن حرب کے اصولوں سے ہر قومی لیڈر اور ہر مسلم کو کیوں آشنا ہونا چاہیئے۔[31]

اس کتاب میں مصنف نے مختلف مضامین کو مرتب کیا ہے۔ ان میں چند تاریخی واقعات تاریخ دفاع دفاع کی ارتقائی تاریخ، محمد بن قاسم کے مختصر سوانح حیات سندھ محمد بن قاسم کے حملے کے وقت، راجہ دہر کی حکومت کے چند مشہور شہر سندھ پر حملے کی وجوہات، عجم کی تیاری، سندھ میں محمد بن قاسم کی جنگیں، خلاصہ دفاعی اسباق – اعتراضات اور ان کے جوابات، اسلام کا قانون جنگ، حضرت علی کی ہدایات، ضمیمہ، محمد بن قاسم اور دفاعی مبصرین، محمد بن قاسم سکندر اور نپولین اور نقشے شامل ہیں۔

پروفیسر محمد اسلم / تاریخی مقالات مسلم ہند کے سیاسی، مذہبی اور سماجی حالات کا مرقع

---

30 میاں محمد افضل، سقوط بغداد سے سقوط ڈھاکہ تک، الفضل ناشران و تاجران کتب، 2019ء، ج1، ص564

Mian Muhammad Afzal, *Saqoot-e-Baghdad Se Saqoot-e-Dhaka Tak*, Al-Fazal Nashran o Tajaran Kutub, 2019, Vol. 1, p. 564.

31 میجر جنرل محمد اکبر خان محمد بن قاسم کی مہارت فن حرب حدیث، دفاع کی ایک اہم کڑی! لاہور: فیروز سنز، 2011، ص:5

Major General Muhammad Akbar Khan, *Muhammad bin Qasim Ki Maharat-e-Fun Harb Hadith, Difaa Ki Ek Ahem Kadi!*, Lahore: Feroz Sons, 2011, p. 5.

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

اس کتاب کو تحقیقی اصولوں کے مطابق لکھا گیا ہے اور اس میں 13 مضامین کو مرتب و مدون کیا ہے ان میں کیا سلطان بلبن کی کوئی بیٹی حضرت بابا فرید الدین گنج شکر سے منسوب تھی ؟، فضل اللہ بن روز بھان اصفہانی اور ان کا ایک نادر رسالہ مبلغ الرجال، احسن الا قوال کی تاریخی اور سماجی اہمیت، شاہان مغلیہ کا ذوق موسیقی، مسلمانوں کی جغرافیائی خدمات درر نظامی دینی اور سماجی اہمیت، فتوحات فیروز شاہی، نظریہ خلافت، اورنگ زیب کی تخت نشینی میں علماء ومشائخ کا کردار، مسجد قباء سے تاج محل تک، مسلمانوں کی طبی خدمات اور داتا گنج بخش کی لاہور میں آمد شامل ہیں۔

شیریں موسوی / جلال الدین اکبر

شیریں موسوی جلال اللہ دین اکبر کے بارے میں لکھتی ہیں:

شہنشاہ اکبر ہماری تاریخ میں ایک ابدی مقام رکھتا ہے ایک عظیم سلطنت کا معمار منہ میں رواداری کا علمبر دار دایک ملی جلی انوکھی تہذیب کا خالق ہونے کے علاوہ اکبر وہ حکمراں تھا جس نے نہ صرف ہندوستان کو اپنا سمجھا بلکہ اس ملک کی منفرد سیاسی اور ثقافتی حیثیت کو بھی پہچانا۔"[32]

اس کتاب میں اکبر کی مکمل حیات کے بارے میں تفصیل کے ساتھ لکھا گیا ہے ان میں جلال الدین اکبر ایک تعارف حمیدہ بانو اور ہمایوں کی شادی اکبر کی پیدائش کابل میں اکبر کا عہد طفلی، کھلونے کیلئے زور آزمائی سوتیلی ماں کی شفقت، سبق سے جی چوری، مصوری میں مشق، کم سن اکبر دیرم خان کی معمولی نو عمری کے انوکھے عشق اکبر غازی کے میلے میں ہاتھی لڑانے کا خوخاک کھیل، خواجہ منظر علی کو معافی اور رہائی اور سم وروان سے بے نیاز بادشاہ اوہم خان کو سزائے موت، مرکزی نظام کی طرف پہلا قدم، قاتلانہ حملہ ریتہ کو اعزازہ ہر اچھوتی تہوار کی نقل سپاہیانہ مدبر کی جنگ ایک نئے ریاستی ڈھانچہ کی تکلیل، عبادت خانہ سے عبادت خانہ، پریمن کو سزائے موت پر اکبر کی پر بھی، اکبر ایک کسان کا مہمان ایک انوکھا روحانی تجربہ اللہ کی ذاتی تفتیش ملحد اوندی سہ مار اتسری داد، اکبر اور فنون لطیفہ یاہومیوں کے تاثرات شاہ منصور کو سزائے موت، ایک اہم فرمان کے متن کی تیاری رعایا کی فلاح وبہبود کے لئے صلاح مشورے، نظریہ گویائی کی تحقیق، اکبر اور اللہ، شہزادہ مراد کے سوال اور اکبر کے جواب شاعر اور نقاد، اکبر بطور جہاز ساز، گنگا میں اور صوفیات کھاتا، مہابھارت کے صحیح ترجمہ پر اصرار، گوار جن سے ملاقات، پہلی اور آخری تمہا کو لوٹی رباپ اور بیٹے کا ملاپ اکبر بستر مرگ پر اکبر کی موت اور رعایا، تعزیت نامہ را کبر جہانگیر کی یادوں کے آئینہ میں اور گفتار ہائے دل آویز ایک انتخاب شامل ہیں۔

ان سارے واقعات کو منوی ترتیب کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے اور کتاب کے آخر میں کتابیات بھی بیان کی گئی ہیں۔

عبد الجبار اجمیری / مسلمانوں کا شاندار ماضی حضرت آدم سے آزادی ہند 1947 تک

یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصہ میں نبوت، رسالت، خلافت، فقہ اور بزرگان دین کے حالات واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے حصہ میں حکومت، آزادی ہند اور مجاہدین آزادی کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ تحقیقی اصولوں کا خیال بالکل بھی نہیں رکھا گیا۔[33]

---

[32] شیریں موسوی، جلال الدین اکبر، لاہور: فیکٹ پبلیکیشنز، 2008ء ص:9

Shireen Musavi, *Jalaluddin Akbar*, Lahore: Fact Publications, 2008, p. 9

[33] عبد الجبار اجمیری / مسلمانوں کا شاندار ماضی حضرت آدم سے آزادی ہند 1947 تک لاہور: وقاص جاوید پرنٹرز، 2018ء، ج3، ص398

Abdul Jabbar Ajmeri, *Muslimanon Ka Shandar Mazi: Hazrat Adam Se Azadi-e-Hind 1947 Tak*, Lahore: Waqas Javed Printers, 2018, Vol. 3, p. 398.

مولوی سید احمد دہلوی / رسوم دہلی

اس کتاب میں مصنف نے ہندوستان میں کی جانے والی رسومات کو ترتیب سے لکھا ہے ان میں کچھ پیدا ہونے کی رسمیں، ستوانسا، نوماسا، چاؔ گیریاں، چھٹی، عقیقہ، زچہ کا تارے دیکھنا، روٹ کا نقشہ، سر دان کرنے کی رسمیں رتجگہ چلے، لوری، مرنڈوں کی رسم، دانتوں کے نکلنے کی رسم سالگرہ، دودھ بڑھانا، رسم ختنہ، گھوڑی چڑھانا، ناک کان چھدوانے کی رسم، رسم بسم اللہ، حدیہ، آمین، روزہ، مونچھوں کا کونڈہ، بیاہ شادی کی رسمیں، ایجاب و قبول، بات برقعہ، منگنی، بیاہ مانگنا، مائیوں بٹھانا، سہاگ گھوڑیاں، ابٹنا کھیلنا ساچق، شربت پلائی، منہدی، برات، صحنک، برات کی تیاری، سہرا، مبارک باد، ریت رسم ٹونا، آرسی مصحف، جہیز، سامان جہیز، منڈھار خصت کے گیت کا ترجمہ اور مطلب، چوتھی چالے، فصد، جلاب اور جونکوں کے موقع کی رسم، سفر کی رسمیں رسوم میت عہد نامہ کا ترجمہ بیان فاتحہ سوم یا پھول جیسے تیجا کہتے ہیں، چالیسوں، عرفہ تبارک، دیبا، سہاگنوں اور اوتوں کی فاتحہ فصل کی ترکاریاں، اذکار مردگان، قبروں کی درستی، شہید مردے، شہدائے کربلا شب برات اور عیدی شامل ہیں۔ اس کتاب کا تایش الاانیس اعظمی نے لکھا۔[34]

ظفر الاسلام اصلاحی / تعلیم عہد اسلامی کے ہندوستان میں

مصنف شیر نے اس کتاب میں پانی ابواب ترتیب دیئے ہیں ان میں عہد سلطنت کے مدارس ایک جائزہ، باب دوم عہد اسلامی کے ہندوستان میں اعلی تعلیم کے ارائع باب سوم عہد اسلامی کے ہندوستان میں اعلیٰ تعلیم کی درسیات، باب چہارم تعلیم نسواں عہد اسلامی کے ہندوستان میں اور باب پنجم مدارس کے قیام اور علم کی اشاعت میں خواتین کی دلچسپیاں شامل ہیں۔

مولوی احمد دین / اورنگزیب عالمگیر

اس کتاب مرتب حفیظ گوہر نے کیا اصل مصنف کا نام مولوی احمد دین ہے اس کتاب میں محی الدین اورنگ زیب عالمگیر کے حالات و واقعات کو ترتیب دیا گیا ہے ان میں حالات زندگی محی الدین اورنگزیب عالمگیر از حفیظ گوہر، پیش لفظ، ولادت اورنگ زیب، بچپن اور شاہزادگی، گورنری اور سپہ سالاری، خانہ جنگیاں، راجپوت، مرہٹے، دکن، تعہد نامہ عبد اللہ خاں قطب الملک والی گولکنڈہ، انتظام مملکت صوبہ جات و آمدنی ہر صوبہ کیریکٹر بنام سلطان محمد کام بخش، کیریکٹر اور فرہنگ شامل ہیں۔[35]

علامہ شبلی نعمانی وڈاکٹر اور پرکاش پرشاد / اورنگ زیب عالمگیر

اس کتاب کے دو حصے میں پہلا حصہ علامہ شبلی نعمانی نے لکھا اس میں اورنگزیب عالمگیر، عالمگیر اور مرہٹہ، سیواجی کا خاندان، ساہوجی، عالمگیر کی لشکر کشی، عالمگیر اور ہندو عالمگیر اور مذہبی تعصب کتاب مکنون این کتاب قدیم باشد، ہندوؤں کی ملازمت سے علیحدگی، جزیہ لگانا، میلوں کا موقوف کرنا، مدارس کا بند کرانا، بت شکنی، عالمگیر اور باپ بھائیوں کے ساتھ بے رحمی، شاہجہاں کی قید، عین محاصرہ گلبرکہ کے وقت عالمگیر کے افسروں اور فوج بلوانا، عالمگیر و مراد کے وکلا کا نظر بند کرنا اور واقعہ نویسی سے روکنا، عالمگیر کے وکیل کا گھر کا ضبط کرنا، داراشکوہ کا قتل، مراد کا واقعہ یورپین

[34] مولوی سید احمد دہلوی، رسوم دہلی، دہلی: اردو اکادمی 2013، ج1، ص208

Maulvi Syed Ahmad Dehlvi, *Rasoom Dehli*, Delhi: Urdu Academy, 2013, Vol. 1, p. 208.

[35] ظفر الاسلام اصلاحی، تعلیم عہد اسلامی کے ہندوستان میں اعظم گڑھ: دارالمصنفین 2010ء، ج1، ص143

Zafarul Islam Islahi, *Taleem Ahd-e-Islami ke Hindustan Mein*, Azamgarh: Dar al-Muṣannifīn, 2010, Vol. 1, p. 143.

مؤرخوں کی غلط بیانیاں، عبرت، عیب وے جملہ ، ملکی اصلاحات اور انتظامات اندر ہی حیثیت اور شجاعت و بہادری شامل ہیں۔ دوسرا حصہ اوم پرکاش پرشاد نے لکھا اس میں پہلا باب حالات زندگی، دوسرا باپ اور نگ زیب اور اس کا نظریہ تیسرا باب مرکز سے مخالفت راجپوتوں کے لئے پالیسی، بلغان، سکھ بغاوت، لاہور، گول کندہ، مراٹھا، قوم پرستی چوتھا باب جزیہ قبول اسلام، پانچواں باب اورنگزیب کے بعد ہندوستانی سلطنت کا زوال اور چھٹا باب اورنگ زیب کا وصیت نامہ شامل ہیں۔[36]

مولوی ذکااللہ / اورنگزیب عالگیر

اس کتاب میں اورنگزیب کے حالات وواقعات کا مکمل انسائیکلوپیڈیا مرتب کیا گیا ہے اس کی ولادت سے لے کر سال اکیاون جلوس کے حالات و سوانح 1118ھ سے بعد کے حالات کو اس کتاب میں ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مصنف نے اس کتاب کے ماخذ کا ذکر کیا ہے ان میں عالمگیر نامہ از منشی محمد کاظم بن محمد امین، ماثر عالمگیری از محمد ساقی خان مستعد، فتوحات عالمگیری از محمد معصوم، منتخب اللباب از خارقی خان، جنگ نامہ نخست خان عالی از نعمت خان عالی، آداب عالمگیری از منشی ابوالفتح، رقعات عالم گیری از اورنگزیب عالمگیر اور تاریخ آسام از شہاب الدین طالش خان شامل ہیں۔

برصغیر میں مغل افغان کشمش / شیریں زادہ خدوخیل

یہ کتاب افغانیوں اور مغلوں کشمکش پر مشتمل ہے اس میں تقریباً آٹھ مضامین ترتیب دیئے گئے ہیں اور آخر میں مصادر و مراجع کا اضافہ بھی کیا گیا ہے ان مضامین میں ہند کا حد فاصل افغان، بابر کی آمد سے قبل ہند کا سیاسی منظر نامہ بابر اور افغان تلاش، ہمایوں اور افغان کشمکش، اکبر اور افغان کشمکش، جہانگیر اور افغان کشمکش، شاہجہاں اور افغان کشمکش اور نگزیب اور افغان کشمکش اور عہد طوائف الملوکی میں مغل افغان کشمکش شامل ہیں۔[37]

تاریخ سلطنت خداداد میسور / محمود بنگلوری

یہ حیدر اور ٹیپو سلطان کے مستند واقعات پر مبنی ہے اور ساتھ ان سے مطابقت رکھتے ماخذ کو بھی ترتیب سے لکھا گیا ہے اور نقشہ جات کا بھی اضافہ کیا گیا ہے اس کتاب کو ابواب وفصول کے تحت نہیں لکھا گیا بلکہ مضامین کے نام سے اسی طرح فہرس بھی بنائی گئی ہے۔[38]

صحیفہ ٹیپو سلطان / محمود بنگلوری

---

36 مولانا شبلی نعمانی واوم پرکاش پرشاد، اورنگزیب عالمگیر، لاہور: فکشن ہاؤس، 2015ء، ج1، ص235

Maulana Shibli Nomani & Wom Prakash Prasad, *Aurangzeb Alamgir*, Lahore: Fiction House, 2015, Vol. 1, p. 235.

37 شیریں زادہ خدوخیل، برصغیر میں مغل افغان کشمکش لاہور: الفیصل ناشران وتاجران کتب 2016ء، ج1، ص368

Shireen Zada Khado Khil, *Barsaghir Mein Mughal Afghan Kashmakash*, Lahore: Al-Faisal Nashran o Tajaran Kutub, 2016, Vol. 1, p. 368.

38 محمود خان محمود بنگلوری، تاریخ سلطنت خداداد میسور، لاہور: گوہر پبلکیشنز، ج1، ص668

Mahmood Khan Mahmood Bengali, *Tareekh Saltanat Khudadad Mysore*, Lahore: Gauhar Publications, Vol. 1, p. 668

اس کتاب میں نو مضامین ٹیپو سلطان کی زندگی کے بارے میں ترتیب دیے گئیے ہیں ان میں ماخذ ٹیپو سلطان مختصر سوانح حیات سلطان اور ریاست میسور سلطنت خداداد کی تقسیم اپنی ہندو رعایا سے سلطان کا سلوک منتخب مکاتیب سلطانی کا مقدمہ از کرک پیڑک، مکاتیب سلطانی کا تجزیہ کرنل بٹسن کی کتاب سے، بیاض سلطانی تقویم سلطانی اور مکاتب سلطانی شامل ہیں۔[39]

لیل ونہار(جنگ آزادی 1857 نمبر)/ڈاکٹر سید جعفر احمد

یہ کتاب مختلف اشخاص کے مقالات کا مجموعہ جو انہوں نے جنگ آزادی کے حالات وواقعات پر تحریر کئے ان میں لیل ونہار کی جنگ آزادی نمبر کا پس منظر 1857ء کی اہمیت آگ دوڑی رگ احساس میں گھر سے پہلے چنگاری جو شعلہ بنی کیا 1857 کی جنگ قومی جنگ تھی چپاتی کی کہانی سرخ کنول طلوع سحر انقلاب دہرنے دکھلائیں وہ نیر نگیاں دلی جو ایک شہر تھا عالم میں انتخاب روہیلہ پٹھانوں کے دیس میں پنجاب اور جنگ آزادی صوبہ سرحد کی داستان خونچکاں بہادر شاہ کا ایک نادر فرمان جنرل بخت خان انقلاب اودھ کا روح رواں 1857 میں لیکن علمائے کرام کا حصہ حضرت محل "جھانسی کی رانی" ہندوستان جی جون آف آرک دلی کی کہانی غالب کی زبانی بہادر شاہ قید فرنگ میں تانیتا ٹوپے دار ورسن ک آزمائش کیا سبب ہوا ہندوستان کے سرکشی کا 1857ء میں صحافت کا کردار دہلی مرحوم کا مرسیہ خون بہا کیا ہے صبح اودھ شام اودھ اور راوی ضعیف شام ہیں۔[40]

جنگ آزادی 1857ء تاریخی حقائق کے لئے زاویے(نسوانی یاداشتوں کے تناظر میں)ڈاکٹر تنظیم الفردوس

اس کتاب میں جنگ آزادی میں عورتوں کے کردار پر بحث کی گئی ہے۔ اور مختلف محققین کے مقالا جات کو مرتب کیا گیا ہے ان میں دیباچہ از ڈاکٹر سید جعفر احمد جنگ آزادی 1857ء تاریخی حقائق کے نئے زاویے از ڈاکٹر نجیبہ عارف تقریظ از ڈاکٹر رؤف پاریکھ پیش لفظ از ڈاکٹر تنظیم الفردوس اور 1857 کی نسوانی یاداشتیں سقوط اودھ، 1857ء اور بیگمات اودھ اور جنگ آزادی 1857ء میں علماء کا کردار: احمد اللہ شاہ مدراسی شامل ہیں۔[41]

مغلیہ سلطنت اکبر سے اورنگ زیب تک / محب الحسن

اس کتاب میں 10 سبب ترتیب دیے گئے ہیں جن میں پہلا باب اول شی ماحول دوسرا باب ہندوستان میں ولنگ ڈیزی اور انگریزی تجارت میں ترقی تیسرا باب ہندوستان میں ولنگ ولن دیسی اور انگریزی تجارہ میں ترقی تیسرا باپ ہندوستان کے بدیسی تجارت میں تبدیلیاں چوتھا باب پچھمی یورپ میں نئی منڈیوں کا قیام پانچواں باب ہندوستانی منڈیوں کی رواش چھٹا باپ پیداوار اور صرف ساتواں باب قحط کے معاشی نتائج اٹھواں باب نظم ونسق کے معاشی اثرات نامہ باب نظام محصول اور دسواں باب خلاصہ اور خاتمہ کلام اس کے بعد ضمیمہ جات بھی شامل ہیں۔[42]

---

39 محمود بنگلوری صحیفہ ٹیپو سلطان لاہور: گوشہ ادب، 1947ء، ج1، ص384

Mahmood Banglori, *Sahifah Tipu Sultan*, Lahore: Gosha-e-Adab, 1947, Vol. 1, p. 384.

40 ڈاکٹر سید جعفر احمد لیل ونہار(جنگ آزادی 1857ء) نمبر لاہور: دوست پبلیکیشنز 2009ء، ج5، ص191

Dr. Syed Jafar Ahmed, *Leel-o-Nahar (Jang-e-Azadi 1857)*, Lahore: Dost Publications, 2009, Vol. 5, p. 191.

41 ڈاکٹر تنظیم الفردوس جنگ آزادی 1857ء تاریخی حقائق کے نئے زاویے(نسوانی یادداشتوں کے تناظر میں) کراچی: قرطاس پبلشرز، 2010ء ص:165

Dr. Tanzim al-Firdous, *Jang-e-Azadi 1857: Tareekhi Haqaiq Ke Naye Zawiyah (Naswani Yaadashon Ke Tanazur Mein)*, Karachi: Qirtas Publishers, 2010, p. 165

42 محب الحسن، مغلیہ سلطنت اکبر سے اورنگزیب تک میرپور: ارشد بک سیلرز، 2021، ص421

مقدمہ بہادر شاہ ظفر/خواجہ حسن نظامی

یہ کتاب عذر کے بے گناہوں کے نام لکھی گئی اس میں تقریباً اکیس روزہ کاروائی کو لکھا گیا اس کتاب کا انتساب خواجہ حسن نظامی نے خود تحریر کیا اور وہ رقم طراز یہ ہیں:

یہ کتاب عذر 1857ء کے ان بے گناہ لوگوں کے ارواح کے نام منسوب کی جاتی یہ جو غدر کے بغیر کیس خطا اور جرم کے مارے گئے یا ستائے گئے ان میں انگریز بھی ہیں ان کی جن کو ہندوستانیوں نے قتل کیا یا اذیت دی اور ہندوستانی بھی ہیں جن پر انگریزوں اور ان کی فوج کے ہاتھ سے مظالم ہوئے۔ یہ ڈیڈیکیشن ان اصلی مجرموں کے نام نہیں ہے جو عذر کا باعث ہوئے تھے بلکہ ان کے نام ہے جو خدا کی عدالت میں بے گناہ تھے اور نہ کردہ گناہ ظلم و ستم کا شکار بنے وہ سب خاک میں مل چکے مگر ان کی تکلیفوں کی یاد اب تک ہمارے سامنے ہے اور اس قسم کی کتابیں مدتوں ان کے مصائب یاد دلاتی رہیں گی۔[43]

ماہنامہ معارف اعظم گڑھ (شزرات صباح الدین عبدالرحمن) ڈاکٹر مہ جبین زیدی

سید صباح الدین عبدالرحمٰن کے لکھے ہوئے علوم اور فنون پر مختلف مضامین کو اس کتاب میں جمع کیا گیا ان کو سات ابواب میں تقسیم کیا گیا ان میں باب اول علمی ادارے باب دوم اسلام تاریخ و تہذیب، سوم اسلامی قانون، باب چہارم زبان و ادب باب پنجم اردو، باب ششم کتب رسائل اور باب ہفتم وفیات و شخصیات پر لکھے گئے مضامین شامل ہیں۔[44]

دارالمصنفین کی تاریخی خدمات/ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی

اس کتاب میں دارالمصنفین خدمات کے بارے میں لکھا گیا اس کتاب کو سات ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان پہلا باب اردو میں تاریخ نگاری کی روایت دوسرا باب علامہ شبلی کے تاریخی کارنامے تیسرا باب مولانا سید سلیمان ندوی کے تاریخی کارنامے چوتھا باب مولانا معین الدین احمد ندوی کے تاریخی کارنامے باب پنجم سید صباح الدین عبدالرحمن کے تاریخی کارنامے باب ششم رفقائے دارالمصنفین کے تاریخی کارنامے اور باب ہفتم دارالمصنفین کے تاریخی کارناموں کا مجموعی جائزہ شام ہیں۔[45]

Muhibul Hasan, *Mughal Sultanat: Akbar Se Aurangzeb Tak*, Mirpur: Arshad Book Sellers, 2021, p. 421.

43 خواجہ حسن نظامی مقدمہ بہادر شاہ ظفر لاہور: زاہد بشیر پرنٹرز، 1990ء ص:1

Khawaja Hassan Nizami, *Muqaddima Bahadur Shah Zafar*, Lahore: Zahid Bashir Printers, 1990, p. 1.

44 ڈاکٹر مہ جبین زیدی ماہنامہ معارف اعظم گڑھ (شزرات صباالدین عبدالرحمن) کراچی: سعد پرنٹرز 2006ء، ج1، ص557

Dr. Mah Jabeen Zaidi, *Mahnama Ma'arif Azamgarh (Shazrat Syed Sabahuddin Abdul Rahman)*, Karachi: Saad Printers, 2006, Vol. 1, p. 557.

45 ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی دارالمصنفین کی تاریخی خدمات پٹنہ خدا بخش اور اورینٹل پبلک لائبریری، 2002ء، ج1، ص363

Dr. Muhammad Ilyas Al-Azhmi, *Dar al-Muṣannifīn Ki Tareekhi Khidmaat*, Patna: Khuda Bakhsh and Oriental Public Library, 2002, Vol. 1, p. 363

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

ہندوستان میں تاریخ کا قتل

یہ کتاب مختلف لوگوں کے مقالات کا مجموعہ ہے کتاب اور مصنف کا نام واضح نہیں یہ کتاب پہلی مرتبہ بھارت میں خدا بخش اونیٹل پبلک لائبریری پٹنہ نے شائع کی پبلیشرز اور مصنفین کے شکریہ کے ساتھ صبیح پبلشرز لاہور یہ کتاب من وعن شائع کی اور کتاب میں شائع تمام مواد بھارتی محققین کی تحقیق پر مبنی ہے بھارت میں تاریخ کا قتل چونکا دینے والے تحقیق کے مقالات پر مبنی ہے اور کتاب کے متعلق سے یہ ثابت بھی ہوتا ہے کہ ایک سیکولر ملک ہونے کے باوجود بھارت میں سرکاری طور پر مسلمانوں اور اسلام کے ساتھ کتنا تضحیک آمیز رویہ اختیار کیا جاتا ہے بھارت میں مختلف جماعتوں پر پڑھائی جانے والی درسی کے کتب میں مسلم مفکرین فاتحین علماء اور سلاطین کے بارے میں زہریلا مواد شامل ہے جس کا مقصد مسلمانوں کی شاندار تاریخ کو مسخ کرنا اور ہندیوں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکانا ہے ان درس کتب کے پڑھنے کے بعد کوئی بھی بھارتی ہندو مسلمانوں کے بارے میں اچھے جذبات وخیالات نہیں رکھ سکتا۔ وہ یقیناً بھارتی مسلمانوں کو اپنا دشمن سمجھے گا احمد آباد ممبئ گجرات اور درجنوں دوسرے شہروں میں مسلمانوں کا قتل اس بات کا ثبوت کیا میں پاکستان کے بعد انتہا پسند ہندوؤں کے ہاتھوں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد لاکھوں میں ہیں۔ نام نہاد سیکولر بھارت میں یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا کچھ معلوم نہیں ان درسی کتب میں شامل مواد کا سیدھا سا مقصد یہی نظر آتا ہے کہ مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف نفرت پیدا کی جائے اس وقت دونوں ملکوں کے رہنماؤں دانشوروں اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی آمد ورفت کا سلسلہ جاری ہے پاک بھارت دوستی اور تعلقات بہتر بنانے کی باتیں ہو رہی ہیں لیکن یہ تعلقات اس وقت تک بہتر نہیں ہوسکتے جب تک بھارت میں مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف نفرت پھیلانے کے سرکاری مہم ختم نہ کر دی جائے اس کتاب میں جو مقالہ چھپے ان میں ڈاکٹر ظفر الاسلام علی گڑھ کا تاریخ کی درسی کتابیں اور فیروز شاہ تغلق تقی رحیم کا نصابی کتابوں میں فرقہ پرستی ڈاکٹر کنور رفاقت علی کا فرقہ ورانہ تاریخ نویسی پروفیسر اکبر رحمانی جل گاؤں کا قومی یکجہتی کے نقطہ نظر سے ابتدائی اور ثانوی جماعتوں کی تاریخ کی کتابوں کا تنقیدی جائزہ ڈاکٹر نور جہاں صدیقی کا تاریخ کے بنو سے ڈاکٹر مہر افشاں فاروقی کا تاریخ کی غلط بیانیہ سید فاروق حسین شاہ کا نئ تعلیمی پالیسی اور اخلاقی تعلیم ظفر احمد صدیقی کا یوپی کی سرکاری نصابی کتابوں کا مختصر جائزہ حبیب اللہ اعظمی کا یوپی کے اسکولوں کے نصاب میں داخل تاریخ وساجیت کی کتابوں کا قومی یکجہتی کے نقطہ نظر سے جائزہ جمال محمد صدیقی کا تاریخ کی ایک فرقہ وارانہ طویل ڈاکٹر طارق سعید کا اتر پردیش کی نصابی کتب برائے درجہ ششم تا دہم کی روشنی میں مسلم حکمران تحریک کا جائزہ اوم پرکاش گپتا کا یوپی کی سکنڈری کلاسوں کے نظام ہندوستان کے عہد وسطی پر تاریخی کتابیں اشفاق علی کا جنگم باڑی مٹھ کے لیے مسلم بادشوں کے عطیات "مہر الٰہی کا" این۔ سی۔ ای آرٹی کی تیار قدر نصابی کتابوں میں قابل اعتراض مواد ڈاکٹر ارشد الاسلام کا تاریخ کی درسی کتابیں راجہ ابرار کا تاریخ میں ہیر پھیر جناب احمد یوسف کا بہار کی درسی کتاب میں ڈاکٹر غلام ربانی کا بہار کے اسکولوں کے نصاب میں داخل تاریخ وساجیت کی کتابوں کا جائزہ اشفاق علی کا تاریخ کتب میں زہریلا مواد اخلاق عصر کا مدیحہ پردیش کی درسی کتابوں میں دل آزاری ڈاکٹر سید حامد حسین کا مدھیہ پردیش کی درسی کتب میں مسلم تحریک کی یکطرفہ ترجمانی کنور رفاقت علی خان کا عہد وسطیٰ کے ابواب برائے ہائر اسکینڈری کہہ اسکول دہلی خواجہ معین الدین کا گجرات کی نصابی کتابیں برائے درجہ چہارم تا ہفتم علم معاشرت کا جائزہ الیاس قریشی کا گجرات کے درسی کتابوں میں زہر ایم اے بیگ کا مہاراشٹر کی درسی کتابیں پروفیسر اکبر رحمانی کا بڑھتی ہوئی منافرت میں نصابی کتابوں کا رول بھرت ڈوگرا کا مندروں کی تعمیر کے لیے مسلمانوں کی احتیاط اور نصابی کتابیں چند مشورے شامل ہیں۔

خلاصہ بحث

ابحاث کا خلاصہ یہ ہے کہ انگریزوں کے برصغیر پر مکمل تسلط حاصل کرنے کے لیے مشینری اور آزاد خیال ذہن ان کے دست وبازو بن کر رہے انہوں نے یہاں کے لوگوں کو اسلام اور برصغیر میں مسلم طرز حکومت سے متنفر کرنے کے لیے طرح طرح کے کتب لکھی جن میں ہندوستان میں مسلم عہد حکمرانی پر اعتراضات کیے گئے سادہ لولوگوں کو اجتماعی طور پر اکٹھا کرکے مسلمانوں کے خلاف واز وتقاریر کرتے اور ان میں سامان رسد کی مفت تقسیم کرتے یتیم خانوں کا قیام اور مختلف رسائل مختلف مفت تقسیم کو اپنا ہدف بنایا انہیں معتصبانہ اہداف کو دیکھتے ہوئے مسلمان مورخین نے بھی تاریخ اسلام کی حقیقی منظر کشی کرنے کے لیے مختلف کتب لکھنا شروع کی اور اخبارات کا بھی استعمال کیا بہر حال عصر حاضر میں بھی بعض زیرک مؤرخین نے اپنا ہدف مسلم عہد کی تاریخ کو بنایا جس میں انہوں نے برصغیر کے مسلم عہد کی تاریخ کی حقیقی منظر کشی کی کہ کس طرح اصل حقیقت کو چھپایا گیا اور اصل حقیقت ہے کیا انہیں معتبر اور علمی مواد سے متصل کتب کے اسلوب ومناہج کے مظاہر کو اوپر بیان کر دیا گیا ہے[46]

---

46 مجموعہ مقالات ہندوستان میں تاریخ کا قتل، لاہور: صبیح پبلشرز، 2003ص:309-9

Majmua-e-Maqalat, *Hindustan Mein Tareekh Ka Qatal*, Lahore: Sabih Publishers, 2003, p. 309.